اور اُس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بھٹکایا اسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے جو اکیلا ہی اسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفے اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر[۱] اور نذیر کر کے حق تعالیٰ اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَلِیُّ اللّٰہِ بْنُ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَھُمَا اللّٰہُ بِفَضْلِہِ الْجَسِیْمِ وَجَعَلَ مَآلَھُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ[۲] ھٰذِہٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَمَا یَتَّصِلُ بِھَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاہُ مِنْ مَشَایِخِنَا النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ وَالْجِیْلَانِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَسَمَّیْتُھَا بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ بَیَانِ سَوَآءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہی بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا ان دونون کو اللہ ڈھانپدے اپنے فضل بڑے مین اور ان دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہرا دے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور سپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہی یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ تعالی اُن سے اور ان فصلون کا قول الجمیل فی بیان سوا السبیل مین نے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہی اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک

---

[۱] بشیر خوشخبری دینے والے مومنون کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانے والے کافرون کے ساتھ دوزخ کے ۱۲

[۲] کہ وہ جنت ہے اور نعمتین اوسکی ۱۲

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۷	فصل پہلی	۳۸	طریق بیعت	۵۰	اشغال نقشبندیہ
〃	استدلال بیعت	〃	مراقبۂ قرآنیہ۔	۵۲	شغل نفی واثبات
۱۲	فوائد فصل دوسری کے	۳۹	مراقبۂ فنا	〃	طریقہ اثبات مجرد۔
〃	سنیت بیعت	۴۰	برائے کشف وقائع آئندہ	۵۳	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول
〃	حکمت بیعت	۴۱	طریقۂ کشف ارواح	۵۴	طریقۂ مراقبہ بسیطہ
۱۳	شرائط مرشد	〃	برائے حصول امور مشکلہ	۵۷	کلمات نقشبندیہ۔
۱۸	شرائط مرید	〃	برائے انشراح خاطر و دفع بلایا	۵۸	بیان ہوش در دم
۱۹	اقسام بیعت صوفیہ	۴۲	برائے شفائے مریض وغیرہ	۵۹	بیان نظر بر قدم
۲۰	حکم تکرار بیعت	〃	فوائد فصل پانچویں کے	۶۰	بیان سفر در وطن
۲۴	فوائد فصل تیسری کے			〃	بیان خلوت در انجمن
〃	طریقہ تربیت وتعلیم مرید		اشغال چشتیہ	۶۱	بیان یادکرد
۲۶	تفصیل گناہ کبیرہ		ذکر جلی وخفی	۶۲	بیان بازگشت۔
۳۰	تفصیل شب ایمانیہ	۴۶	طریقۂ پاس انفاس	〃	بیان نگاہداشت۔
۳۳	فوائد فصل چوتھی کے	〃	طریقۂ رابطۂ قلب بہ شیخ	۶۳	بیان یادداشت۔
〃	اشغال قادریہ	۴۷	طریقہ مراقبہ چشتیہ	〃	بیان وقوف زمانی۔
۳۴	طریقۂ ذکر نفی واثبات	۴۸	شرائط چلہ کشی	〃	بیان وقوف عددی
۳۷	دورۂ قادریہ	۴۹	کشف قبور و استفاضہ بدان	〃	بیان وقوف قلبی
۳۷	طریقۂ پاس انفاس	〃	صلوۃ المعکوس	۶۴	تصرفات نقشبندیہ
۳۸	طریقۂ مراقبہ	〃	صلوۃ کن فیکون	۶۵	طریقہ تاثیر طالب۔
〃	مراقبۂ حضور حق تبارک وتعالی	۵۰	فوائد فصل چھٹی کے	〃	بیان حقیقت ہمت۔

صفحہ	فوائد فصول
٦٦	بیان سلب مرض
〃	طریقۂ توبہ بخشی
٦٧	طریقہ تصرف قلوب۔
〃	طریقۂ اطلاع نسبت اہل اللہ
〃	طریقۂ اشراف خواطر
٦٨	طریقۂ کشف وقائع آئندہ۔
〃	طریقۂ دفع بلا
٦٩	اشغال طریقۂ مجددیہ
٧١	فوائد فصل ساتوین کے
〃	بیان حقیقت نسبت
٧٣	بیان توارث نسبت از زمان رسالت تا این ساعت
٨١	فوائد فصل آٹھوین کے
〃	اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف
〃	برائے کشائش ظاہری و باطنی
٨٢	برائے درد دندان و سردرد یا ریاح
〃	برائے دفع حاجت و دفع آسیب و شفائے مرض
٨٣	برائے گزیدن سگ دیوانہ
〃	برائے دفع فاقہ
〃	بیدار شدن از شب

صفحہ	فوائد فصول
٨٤	عمل حفظ اطفال
〃	برائے امان از زہر آفت
٨٥	برائے خوف حاکم
〃	آیات شفا برائے مریض
٨٦	سی وسہ آیات برائے دفع سحر
〃	محافظت از زنان و درندگان
٨٨	برائے حفظ چیچک
٨٩	نامہائے اصحاب کہف برائے
〃	امان از غرق و حرق و غارتگری و دزدی
〃	برائے حاجت روائی۔
〃	نماز برائے قضائے حاجات
٩١	اعمال برائے آسیب زدہ
〃	ایضاً آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ
٩٢	برائے عقیمہ
٩٣	برائے اسقاط جنین
〃	برائے دردزہ
〃	برائے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید
٩٤	برائے زنیکہ فرزندش نمیرد
〃	و برائے فرزند نرینہ
٩٥	اعمال چشم زخم و داشتن نشان سیاہی
〃	بہر نحسدران اطفال

صفحہ	فوائد فصول
٩٦	برائے دفع تقطیریہ
٩٧	برای مسحور و مریض مایوس العلاج
〃	برائے گمشدہ
〃	برائے شناختن دزد
٩٨	برائے بردہ گریختہ۔
٩٩	برائے حاجت روائی۔
〃	طریقۂ استخارہ
١٠٠	افسونہائے تپ
١٠١	برائے دفع خنازیر ہندی کنٹھمالا
〃	برائے دفع سرخ بادہ
〃	برائے دفع ضعف بصر
〃	برائے دفع صرع
١٠٣	فوائد فصل نوین کے
〃	در آداب عالم حقانی کہ در علم
〃	ظاہری و باطنی کامل باشد
١١٣	فوائد فصل دسوین کے
〃	در آداب تذکیر و وعظ گوئی
١٢١	فوائد فصل گیارھوین کے
〃	در ذکر سلاسل طریقت مصنف
〃	سند سلسلۂ قادریہ
〃	سند سلسلۂ چشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٭ **اما بعد** عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہے کہ بعض خلص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو مین (بہ ہرگز بیدہ ۱۲) کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلق بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کر لین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالیقدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال ہین ہے لیاقت نہین رکھتا لیکن بفحواے اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہے کہ ملائکہ زبانی[1] اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو انکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین پھر جب حقتعالی فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ مین نے

[1] یہ مختصر ہے حدیث دراز کا اسکے آگے یون ہے کہ جب فرشتے جناب باریتعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ سب جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھ کو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتے ہین پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے مجھ کو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا انھون نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہو اگر دیکھین وہ مجکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ تجکو تو ہووین وہ بہت کرنے والے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا مانگتے ہین مجھ سے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھ سے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے انھون نے بہشت عرض کرتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہین دیکھی انھون نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر وہ دیکھین وہ اسکو تو بہت ہوون اسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اسکو اور بہت کرین اسمین رغبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے کہ پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا دیکھا ہے انھون نے دوزخ کو کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہین دیکھا انھون نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ اسکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اس کو تو بہت ہون اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تم کو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتون مین سے کہ فلانا شخص انمین تھا کہ نہین تھا ذکر کرنیوالون مین سے سواے اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالی هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین انکا انتھی یہ حدیث مشکوۃ کے باب ذکر اللہ عزوجل مین بخاری سے نقل کی ہے ۱۲ منہ

انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ نہین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو انکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو حقتعالی فرماتا ہے کہ ہمنے اسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ جانیوالا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ مَنْ اَحَبَّ قَوْماً فَھُوَ مِنْھُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالی نظم

سیہ دل بندہ کا ہر گو مین ہون لیکن
فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
کہ اس دل مین پر تو پڑے صادقون کا

اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعائے مغفرت کرے مصرع وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ[۱] ۔ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے فصل پہلی[۱] اور دوسری[۲] اقسام بیعت اور اسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری[۳] سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی[۴] مشائخ قادریہ کے اشغال مین فصل پانچوین[۵] مشائخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی[۶] مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین فصل ساتوین[۷] مآل کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوین[۸] عزائم اور اعمال مین فصل نوین[۹] عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین[۱۰] وعظ گوئی اور واعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین[۱۱] سلاسل طریقت کے اسنادمین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا سو اسطے کہ ترجمہ کرنیسے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامہ عصر مسند وہر مولانا شاہ عبد العزیز کے اس کتاب پر صحیح بائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کیواسطے انکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

[۱] یعنی زمین کے لیے بزرگون کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے مین سے زمین پر ڈال دیتے مین نظر کے دفع کیلئے یہ حسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے مجھ کو بھی ان کے برکات مین سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّۃً لِفَیَضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَیِّئَۃً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ اِکْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتا دیں عبادات اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَۃً یَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَسُنَّتِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ الْاَبْرَارِ پھر حقتعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو انکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَۃٌ قَائِمِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے انکو ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا یَهْدِی النَّاسَ بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الطَّبِیْعَۃِ اِلٰی قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حقتعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف فَمَنْ کَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَ لَهُ النَّعِیْمُ الْمُقِیْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جس کا کہ دل بیدار ہو یا اسنے کلام حق کو سنا دھیان کر کے سو وہ تو راہ پا گیا اور اسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰی فَقَدْ غَوٰی وَهَوٰی وَلَهُ الْجَحِیْمُ وَالْحَمِیْمُ وَمَا لَهُ مِنْ اَنْصَارٍ اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہو اور کوئی اس کا مددگار نہیں نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی

اور اُس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بھٹکایا اسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا ے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفٰے اسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر[1] اور نذیر کر کے حق تعالیٰ اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا **اَمَّا بَعْدُ** فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ اللهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللهِ بْنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيْمِ وَجَعَلَ مَا اَلْهَمَا اِلَى النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اُصُوْلِ الطَّرِيْقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَائِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجِيْلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا **بِالْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيْلِ** حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا ان دونون کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور اُن دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہرا دے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور سیر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے راضی ہووے اللہ تعالیٰ اُن سے اور ان فصلون کا **قول جمیل فی بیان سواء السبیل** مین نے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانۂ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک

---

[1] بشیر خوشخبری دینے والے مومنون کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈر سنانے والے کافرون کے ساتھ دوزخ کے ۱۲

[2] کہ وہ جنت ہے اور نعمتین اوسکی ۱۲

مقصد میں منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھ سے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اُسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا تو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرِکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم - صلوٰۃ - حج - زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نہ کرنے پر وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو انمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُسکا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اترکر اسکو اُٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی

سلہ اگر تامل کیجیے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلیے اجمالا ہوتی ہی اسلیے کہ پیر کے آگے توبہ گناہون سے کرتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ احکام شرع شریف کے بجالاؤنگا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر ہان بعوبہ جسپر ہم کے بیعت کرے اور ارادہ اڑے رہنے کا گناہ ہوت یہ ہی تو وہ التبہ بیفائدہ ہی کہ ایک امر کے لیے بھی نہوئی پس حضرت مصنف رحمہ کی وہی مراد ہی کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

سوال نہ کرنا تھا و مما لا شک فیہ ولا شبہۃ انہ اذا ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العبادۃ والاہتمام بشانہ فانہ لا ینزل عن کونہ سنۃ فی الدین
اور جسمین کچھ شک اور شبہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے بہ سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال باہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہ نہین بقی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعالما بما انزلہ اللہ تعالی من القرآن والحکمۃ معلما للکتاب والسنۃ ومزکیا للامۃ فما فعلہ علی جہۃ الخلافۃ کان سنۃ للخلفاء وما فعلہ علی جہۃ کونہ معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کان سنۃ للعلماء الراسخین باقی
رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اُسکی زمین مین اور عالم تھے اُسکے جو اللہ تعالی نے اُتارا قرآن اور حکمت کو اُتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور نجاست سے پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فلنبحث عن البیعۃ من ای قسم ہی فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیء وہذا ظن فاسد لما ذکرنا من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی التمسک بالسنۃ و هذا صحیح البخاری شاهدا علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا وکان احدہم یجاہر الامراء والملوک بالترغیب الانکار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن التوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر
تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کونسی قسم سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر

قبول خلافت اور سلطنت ہے اور وہ جو صوفیون کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنت پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی انکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت کی قوم انصار سے سو یہ شرط کرلی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو انہین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد و انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کرلی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین انکے سوا بہت امور مین بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین **ف** تو صاف ثابت ہوگیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فَالْحَقُّ اَنَّ الْبَیْعَةِ عَلٰی اَقْسَامٍ مِنْهَا بَیْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰی وَمِنْهَا بَیْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ التَّوَثُّقِ فِی الْجِهَادِ تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے یعنی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط رہنے کی کانَتْ بَیْعَةُ الْاِسْلَامِ مَتْرُوْكَةً فِیْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ اَمَّا فِیْ زَمَنِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ فِیْ اَیَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّیْفِ لَا بِالتَّالِیْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَّ رَغْبَةً وَاَمَّا فِیْ غَیْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا اَلَا كَثَرَ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا یَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونیکی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا

ف بعضی یہ شبہہ پیش کرتے ہین کہ اگرچہ کئی طرح کی بیعتین حضرت سے ثابت ہوئین لیکن صحابۂ کرام کیوقت مین سواے بیعت اتباع اور اغزا کے اجرا نپائی تو معلوم ہوا کہ بیعت توبہ کی کچھ اصل نہ تھی و الا خلفا کے زمانہ مین بھی جاری رہتی یہ شبہہ بھی فاسد ہے اسلیے کہ جب حضرت سے ایک فعل ثابت ہوا اور کے فعل کی کیا حاجت رہی حضرت متبوع ہین اور صحابہ تابع نہ عکس اسکے اور حضرت علی و حضرت ابوبکر سے صوفیہ کے سلاسل مین یہ بیعت بھی ثابت ہے یہ اکابر جیسے چھپے ہین اس نسبت کو نہ ... [illegible] ... حاجی مولانا محمد قطب الدین خان مرحوم

اسلام مین انکے ایام مین اکثر بہ سبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ لسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کیوقت مین چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بعیت اسلام متروک تھی کہ انمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے سوکَذَالِكَ بَیْعَۃُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰی کَانَتْ مَتْرُوْکَۃً اَمَّا فِیْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ فَلِکَثْرَۃِ الصَّحَابَۃِ الَّذِیْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَادَّبُوْا فِیْ حَضْرَتِہٖ فَکَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اِلٰی بَیْعَۃِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِیْ زَمَنِ غَیْرِھِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْکَلِمَۃِ وَاَنْ یُّظَنَّ بِھِمْ مُبَایَعَۃُ الْخِلَافَۃِ فَتَہِیْجُ الْفِتَنُ وَکَانَتِ الصُّوْفِیَّۃُ یَوْمَئِذٍ یُقِیْمُوْنَ الْخِرْقَۃَ مَقَامَ الْبَیْعَۃِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ ھٰذَا الرَّسْمُ فِی الْخُلَفَاءِ انْتَھَزَ الصُّوْفِیَّۃُ الْفُرْصَۃَ وَتَمَسَّکُوْا سُنَّۃَ الْبَیْعَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور اسیطرح تقوی کی رسی تھامنے کی بعیت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانہ مین تو بہ سبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بہ سبب صحبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہو گئے تھے آپکی حضور مین تو انکو کچھ حاجت نہ تھی خلفا کی بعیت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین لسبب خوف پھوٹ پڑنے کی اور اس خوف سے کہ بعیت کرنیوالون کیساتھ بعیت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فسا د اٹھے بعیت مذکور متروک تھی اور اسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بعیت کے کرتے تھے پھر لعبد مدت جب یہ رسم بعیت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرت صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بعیت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بعیت کے بعیت کے جاری کرنیسے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلا دے تو اسکو اسکا اجر ملیگا اور ان لوگونکا بھی اسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سینت بعیت اور اسکی غایت اور منفعت اور اسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلِعَلَّکَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْبَیْعَۃِ مَا ھِیَ وَاجِبَۃٌ اَمْ سُنَّۃٌ ثُمَّ مَا الْحِکْمَۃُ فِیْ مَشْرُوْعِیَّتِھَا ثُمَّ مَا شَرْطُ

مَنْ یَّاْخُذُ الْبَیْعَۃَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَایِعِ وَمَا نَکْثُہٗ ثُمَّ ھَلْ یَجُوْزُ تِکْرَارُ الْبَیْعَۃِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ کَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتایئے کہ کیا ہو واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ سُنَّۃٌ وَّلَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِھَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاْثِیْمِ تَارِکِھَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ عَلٰی تَارِکِھَا کَانَ کَالْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب سے حقتعالیٰ کی نزدیکی چاہی اورکسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ایمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عام انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الثَّانِیَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ یَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّۃَ الْمُضْمَرَۃَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاھِرَۃٍ وَّیَنْصِبُھَا مَقَامَھَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَکَمَا اَنَّ تَرَاضِیَ الْمُتَعَاقِدَیْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُّضْمَرَۃٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہوا اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی

سوال اول و دوم بیعت

جواب سوال اول

فی حکمۃ بیعت

جواب سوال دوم

امر مخفی ہی تو اقرار[۵۱] ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب[۵۲] اور قبول کو قائم مقام رضاے مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت[۵۳] کو اسکے قائم مقام کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَتُشْتَرَطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرًا اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابِ وَالْقَصَصِ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا انکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کر لیا ہو اور اسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزونمین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر راے فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہین

---

۵۱ - اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مومن ۱۲

۵۲ - اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت بیع مین تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیر ذالک ۱۲

۵۳ اور اسی پہ احکام دائر ہوے اسپنے وجوب ایفاے عہد اور حرمت عہد شکنی وضروری ۱۲ -

جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین ہو سکے
یا دوسری حدیث اسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسی
طرح مینے مصنف قدس سرہ سے سُنا۔ مترجم کہتا ہی مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع
مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اسنے
ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ اَلَا تَرٰی
اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ
حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین
علم قرآن مین اختلافات قرارت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ
تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے تقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے حدیث کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث
مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک
سے رہجاوے اور مرسل وہ ہی جو اخیر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے
چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے
بھی حاصل ہو ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ انکو یہ دولت قریبہ خداداد
کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث
اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْهِ
وَالْفَتَاوٰی۔ اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوونکے یاد رکھنے کا
مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد
نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ
جزئیات فقہ پر کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین انکا حفظ مشروط ہی وَاِنَّمَا اشْتَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ
مِنَ الْبَیْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُهٗ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَةِ الْبَاطِنَةِ

وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ اِمْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ
فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہی
کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اسکو خلاف شرع سے اور اسکی رہنمائی طرف
تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤن کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اس کو
جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے ہوگا اس سے یہ کیونکر متصور ہو گا
ف مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ برعکس ہوگیا ہی فقراے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا
ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور
ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف
اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر
جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف[۱] کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی
کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے بھی غافل
ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَائِخِ عَلٰى اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ
وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اسپر کہ وعظ نہ کرے لوگونکو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث
کی ہو یعنے روایت کی ہو اسناد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ
الْاَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَافًا
عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ تَكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ
ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو

[۱] کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہین جسنے نہ یاد کیا ہو قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارے اور یہ کسب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی انہی کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فہو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بینشک کفر ہی اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت اسکا نور ورع اسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اسکو ظاہر کتاب اللہ اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہوے اسکو کرامت اوپر ہتک حرمت محارم اللہ تعالی کے انتہی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل اسی کے منقول ہین چنانچہ جامع التفاسیر کے صفحہ ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہین جو چاہے اسمین دیکھ لے ۱۲

اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور
اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اسقدر
معلومات بھی اسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِی الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰی
فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والی کی دوسری شرط
عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہ پر اڑا نہ جاتا ہو

ف مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت
مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنی بنی نوع کے اقتدائے افعال
پہ اور صفاے باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف
نہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ
اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَةِ وَالْاَذْکَارِ الْمَأْثُوْرَةِ
الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللهِ سُبْحَانَهٗ وَکَانَ یَادْ دَاشْتُ لَهٗ
مَلَکَةً رَاسِخَةً تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ
ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے
رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور
ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْیِهٖ لَا اِمَّعَةً
لَیْسَ لَهٗ رَاْیٌ وَّلَا ذَا مُرُوْءَةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِیُعْتَمَدَ عَلَیْهِ فِیْ کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِهٖ وَیَنْهٰی عَنْهُ قَالَ
اللهُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّكَ بِصَاحِبِ الْمُبَایَعَةِ اور چوتھی شرط
یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ
مرد ہرجائی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر مروت والا ہو اور صاحب عقل کامل کا جیسا کہ اس پر اعتماد
کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حقتعالی نے فرمایا کہ گواہی انکی مقبول ہے جن
گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کیساتھ یعنی جب شاہد وں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت

لینے والے مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ امر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حقتعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہوکر تعیین اسکی علامات ظاہرۂ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانۂ دراز تک اور انسے باطن کا نور اور طمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جب تک مراد پانے والونکو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابناے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ انکے کمالات پیدائشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ تیرنا حیوانات مین پیدائشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اَلْمَاْمُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اس مین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور

خوارق عادات کی اور ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہو مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہو اور دھوکا نہ کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب کمال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے انکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہو کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہی **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھلانا اور جنگل یا پہاڑ و غیر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہی کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہووے اور مقرر حدیث مین آیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہو کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اُسکے حق مین کیا ذکر ہو وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَوُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہو کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اُن سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ

جواب سوال چہارم

مسئلہ الخامسہ

اَحَدُھَا بَیعَۃُ التَّوبَۃِ مِنَ المَعَاصِی وَالثَّانِی بَیعَۃُ التَّبَرُّکِ فِی سِلسِلَۃِ الصَّالِحِینَ بِمَنزِلَۃِ سِلسِلَۃِ
اَسنَادِ الحَدِیثِ فَاِنَّ فِیھِمَا بَرَکَۃً وَالثَّالِثُ بَیعَۃُ تَاکِیدِ العَزِیمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمرِ اللّٰہِ
وَتَرکِ مَا نُھِیَ عَنہُ ظَاھِرًا وَبَاطِنًا وَتَعلِیقِ القَلبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الاَصلُ اور سوال پانچوین
کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی
سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ
اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکید عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے
خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہرا اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا
طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الاَوَّلَانِ فَالوَفَاءُ بِالبَیعَۃِ فِیھِمَا تَرکُ الکَبَائِرِ وَعَدَمُ الاِصرَارِ عَلَی
الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّکُ بِالطَّاعَاتِ المَذکُورَۃِ مِنَ الوَاجِبَاتِ وَسُنَنِ الرَّوَاتِبِ
وَالنَّکثُ بِالاِخلَالِ فِی مَا ذَکَرنَا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت
ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر جنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون
کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر
اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالوَفَاءُ البَقَاءُ عَلٰی ھٰذِہِ الھِجرَۃِ وَالمُجَاھَدَۃِ
حَتّٰی یَکُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّکِینَۃِ وَیَصِیرَ ذٰلِکَ دَیدَنًا لَہٗ وَخُلقًا وَجِبِلَّۃً بَعدَ ذٰلِکَ قَدیُرَخَّصُ
فِیمَا اَبَاحَہُ الشَّرعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالاِشتِغَالِ بِبَعضِ مَا یَحتَاجُ اِلٰی طُولِ التَّعَھُّدِ کَالتَّدرِیسِ
وَالقَضَاءِ وَالنَّکثُ بِالاِخلَالِ فِی ذٰلِکَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت
رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اسکی
عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اسحالت کے نزدیک گاہے اسکو اجازت دیجاتی ہی اسمین جسکو شرع
نے مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونے کے بعضے ان کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوجاتی
ہی جیسے درس کرنا علم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت
دل کے وَاَمَّا المَسئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعلَم اَنَّ تَکرَارَ البَیعَۃِ مِن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ

وسلم ماثور وکذالک عن الصوفیۃ اما من الشخصین فان کان بظہور خلل فیمن بایعہ فلا باس وکذالک بعد موتہ او غیبۃ المنقطعۃ واما بلا عذر فانہ یشبہ التلاعب و یذھب بالبرکۃ و یصرف قلوب الشیوخ عن تعھدہ واللہ اعلم اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کرکہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اس پیر مین جس سے بیعت کرچکا ہی تو کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اسکی موت کے بعد یا اسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسری مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اسکو ہر جائی اور بے دم خیالی سمجھکر اس پر التفات نہین فرماتے ہین واما المسئلۃ السابعۃ فاعلم ان اللفظ الماثور عن السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے وھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ[1] واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اسکی حمد کرتے ہین اور اس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ بتانیوالا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور اسکی کہ محمد بندے ہین اللہ کے اور اسکے رسول رحمت بھیجے اللہ ان پر اور انکی آل پر اور انکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثم یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل امنت باللہ

---

[1] حصن حصین مین بعد الا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ بھی ہی ۱۲

وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَسَلَّمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبۂ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوا اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکا بندہ ہے اور اسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مین نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِکَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیْ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِیْهِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَهٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا اور زنا نہ کرونگا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے[1] اسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کرونگا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن

[1] یہ کنایہ ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤنگا ۱۲-

مجیدین منصوص ہو ثم یتلوا الشیخ ہاتین الآیتین یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ۵ پھر مرشد ان دو آیتونکو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھ سے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت ان کے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اسنے اپنی ذات کی مضرت کیواسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ انکے ہمعصر ایک عالم نے انسے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہی چنانچہ یا ایہا الذین امنوا اسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوے مین داخل ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت ہین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہی پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم یدعوا لنفسہ وللتلمیذ وللحاضرین فیقول بارک اللہ لنا ولکم ونفعنا وایاکم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے

---

۵ قولہ الوسیلۃ ما یتوسلون بہ الی ثوابہ والذی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ ۱۲ بیضاوی الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ ۱۲ جلالین ۱۲

اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہونچاوے
ہمکو اور تمکو ولا باس ان یلقنہ فیقول قل اخترت الطریقۃ النقشبندیۃ او القادریۃ
او الجشتیۃ المنسوبۃ الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم خواجہ نقشبند والشیخ
محی الدین عبد القادر الجیلانی او الشیخ معین الدین السنجری اللھم
ارزقنا فتوحھا واحشرنا فی زمرۃ اولیاءھا برحمتک یا ارحم الراحمین
اور اس مین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو
منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی
کی طرف خداوندا ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور
کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافح
عند البیعۃ علی ھذہ الصورۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
میری دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا
مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر ریسے فرماتے ہین کہ
کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح
عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اما بیعۃ النساء فبان یاخذ
الشیخ طرف ثوب والتی تبایع طرفہ الاخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت
کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا
پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے
کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لتربیۃ السالکین درجات مترتبۃ فاولہا
ما یجب ان یتخیر فیہ العقیدۃ فاذا رغب امرؤ فی سلوک طریق اللہ فمرہ اولا
بتصحیح العقائد علی موافقۃ السلف الصالح من اثبات واجب واحد لا الٰہ الا ھو
متصف بجمیع صفات الکمال من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرہا مما وصف اللہ
بہ نفسہ وثبت بہ النقل عن المخبر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام والصحابۃ والتابعین
سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی
تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اسکو عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف
صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اُسکے موصوف ہی
وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سوائے انکے اور صفات مین
کہ حقتعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ انکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ
الصلوۃ والسلام سے اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے منزہ من جمیع سمات النقص والزوال من
الجسمیۃ والتحیز والعرضیۃ والجھۃ والالوان والاشکال ایسا واحد ہی جو پاک ہے
نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین
ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی واما ما ورد من الاستواء علی
العرش والضحک واثبات الیدین فنؤمن بہ علی الجملۃ ثم نکل تفصیلہ الی اللہ تعالے
واعلم البتۃ انہ لیس کمثل اتصافنا بالتحیز وغیرہ بل لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع
البصیر ۵ ونعلم انہ شیٔ ثابت للہ تعالی کما اثبت فی محکم کتابہ اور وہ جو وارد ہوا
ہی استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر

پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اسکی استوا اور وغیرہ میں ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم مین اسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے صفات متشابہ مین یعنی استوا اور وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علے العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبِ اتِّبَاعِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجُسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا اسے ان کے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اسکی صحیح ہے ثُمَّ يَتْلُوْهُ النَّظْرُ فِيْ اِجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ

ف یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ولیکن اسکے استوا مین نہین لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق -

اَلصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَوْسُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْشُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَآءِ وَالسَّرَقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْكَانَ مُسَاوِيًا اَوْاَكْثَرَ شَرًّا مِّنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جس پر وعید دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا ہی کہ جسنے نماز کو عمدا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی کہ جس کے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰے عِبَادَةً وَاِسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کیساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حقتعالی کے اس قول مین اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ **ف** مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین انکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاصکر تیری ہی عبادت کرتے مین اور خاصکر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حقتعالی کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اور ونکی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص

استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بجناب علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حقتعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو انسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو انکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت انکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کے حاجات سے مطلع ہین اور مشکلکشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو انکی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہین حقتعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے ہین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا **ف** کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَاسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو بد کہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ و منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرُ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ

ف جیسے حشر اور نشر اور جنت اور دوزخ اور وزن اعمال اور گذرنا پلصراط پر وغیر ذلک ۱۲ ق

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ
وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ أَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ
دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور مجملہ
کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت
کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن[1] عورت کو زنا کا عیب لگانا
اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اُن کی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا
اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد[2] دین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح
کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغلخوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا
لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرونسے دوستی کرنا انکے خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا
اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب
ہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہ ہو کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے
مفسدۂ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن
سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح
پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا
سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنونکو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم
کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ
مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنے جہاد مین

سـ۱ اور ایسے ہی نیک و برے لوگ تہمت زنا وغیرہ کی لگانی کما فی کتب الفقہ ۱۲ ق

سـ۲ جب تک کہ کافر دو گنے ہون اور جب دوگنون سے زیادہ ہون تو بھاگنا جائز ہے کذا فی الکتب الدینیۃ ۱۲ ق

صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی[1] حقتعالی اپنے کرم سے ہم کو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيْرَةُ كُلُّ مَا نَهٰى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيْقَةً مَامُوْرَةً فِي الدِّيْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہی جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہووین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظْرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ فِيْهِمْ اجتناب کبائر اور مذمت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت الابعاض اور آداب اور ہیأت اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور مذاکرہ سوائے ہین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعض امر واجب ہی اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظْرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ[2] وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو انکو صحیح اور ٹھیک کرے وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظْرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَامُوْرَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبُ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ[3] وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ

---

[1] ترک صلوۃ اور ترک زکوۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور علم خلاف شرع دنیا اور رغبت کرنی کافرون سے وغیر ذلک صریح قرآن وحدیث مین وعید اپنر مذکور ہین پس یہ تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہین فلان حسن الملکہ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلامون سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث مین وارد ہی لا يدخل الجنة سيئ الملكة یعنی جو مالک سے بدسلوکی کرے جنت مین نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ حَانَ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِيْ تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ اِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اِسْتِطْوَالًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَاْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ پھر بعد

ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک مین ماثور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جبکہ سالک ان آداب مذکورہ کیساتھ متادب ہوگیا تواب وقت آیا اشغال باطنی کے اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کیساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنیکا اور اُسکو تاکتے رہنے کا دلکی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل انکو بہت جانکر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابون کا میسر نہوو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جانکر ترک کیا انکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد بیان ایمانسے ورع اور تقوی کا مرادف ہو تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہو چنانچہ انکا بیان یون ہو کہ خدا پر ایمان لانا اور اسکے صفات پر اور اسکے غیر کو حادث جاننا اور اسکے ملائکہ پر اور اسکی کتابون پر اور اسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حقتعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور انکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہو اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق خلاف

ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمونکی اطاعت[۱] کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد[۲]

---

۱ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ۱۲

۲ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

کرنا اور مرابط یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا اداے امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا (خرچ کردن در حق آن ۱۲) اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا ا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین (سیوطی ۱۲) نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم (نام کتاب ۱۲) مین فرمائی ہی واللہ اعلم ۔

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مریدین مین خدا راضی رہے انسے اور انکے سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین انکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اسمین مفصل موجود ہی فَاَقُلْ مَا یُلَقَّنُوْنَہٗ اَلْجَھْرُ بِذِکْرِ اللہِ (۲)

ا یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہی اگر مجلس مین سے کوئی بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہونگے اور یہی حکم ہی سلام کے جواب کا ۱۲ ۔ ۲ ذکر جہر مذہب حنفی مین بدعت ہی مگر اسجگہ کہ اسمین ذکر جہر آیا ہی مثل اذان وغیرہ کے اسمین بدعت نہین ہی اور ما سوا اسکے بدعت ہی چنانچہ فتح القدیر مین ہی ولا اصل فی الاذکار الاخفاء والجھر بہا بدعۃ انتہی یعنی اصل اذکار مین چھپکے ذکر کرنا ہی اور پکار کر اذکار کا بدعت ہی جہان کہین بدعت کو مطلق چھوڑتے مین بدعت سیئہ مراد ہوتی ہی چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابون کی عبارتون سے معلوم ہوتی ہی اور غایۃ البیان شرح ہدایہ مین ہی لان الجہر بالتکبیر بدعۃ لقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انتہی یعنی پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ انتہی اور جیسا کفایہ شرح ہدایہ مین ان الجہر بالتکبیر بدعۃ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناۃ یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہی ہر وقت مین مگر گنتی جگہ مین اور تصریح کی ہی قاضیخان نے اپنے فتاوی مین ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا انکا اسیر صاحب مصفی نے اور فتاوی علامہ مین ہی و یمنع الصوفیۃ من رفع الصوت والصفق یعنی منع کیا کرتے مین صوفیہ بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہان شرح مواہب الرحمن مین ہی ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہی واسطے مخالفت قول اللہ تعالی کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی مین گڑگڑا کر اور ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث مین ذکر جہر ثابت ہوا ہی بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہی چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین یہ لکھا ہی ۱۲ ۔ ۳ یہ اعمال اشغال قادریہ

تعالیٰ والمراد بھذا الجہر ھو غیر المفرط فلا منافاۃ بینہ وبین ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا الحدیث

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اللہ ہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ رہی اسکے جواز میں اور اس میں جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یوں ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہی اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والا حقتعالیٰ حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بقیاس ؛ ہست رب الناس را با جان ناس ؛ کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ نعمہ اسم الذات اما بضربۃ واحدۃ وصفتہ ان یقول اللہ بالشد والمد والجہر بقوۃ القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی یعود الیہ نفسہ ثم یفعل ھکذا وھکذا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یکضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کیساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے واما بالضربتین وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوۃ ویضرب الجلالۃ مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ فی القلب ویکرر ذلک بلا فصل وینبغی ان تکون الضرب لاسیما القلبی بقوۃ وشدۃ لیتاثر القلب ویجتمع الخاطر خواہ ذکر دو ضربی ہو اسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کیساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسوسہ مندفع ہو واما بثلث ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا فیضرب مرۃ فی الرکبۃ

لہ - قولہ اربعوا ای اعتدلوا یقال ربع القامۃ اذا کان معتدلھا ای ارفقوا بھا بالاجتناب عن الجہر المفرط ۱۲ من مولانا عبد العزیز قدس سرہ -

الیمنیٰ وَ امرّۃً فِی الرُّکبۃِ الیُسریٰ وَمرّۃً فِی القلبِ وَلکنَّ الثالِثَ اَشدُّ وَ اَجھرُ
خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری
بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو
وَ اِمّا بِاَربعِ ضَرباتٍ وصِفتُہ اَن یَجلِسَ مُتَرَبِّعاً وَیَضرِبَ مَرّۃً فِی الرُّکبۃِ الیُمنیٰ وَمَرّۃً فِی
الرُّکبۃِ الیُسریٰ وَمَرّۃً فِی القلبِ وَمَرّۃً اَمامَہٗ وَلکنَّ الرّابِعَ اَشدُّ وَاَجھرُ خواہ ذکر چہار
ضربی ہو اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو
وَمِنہُ النَّفیُ وَالاِثباتُ وَھُوَ کَلِمَۃُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَصِفتُہٗ اَن یَجلِسَ جِلسَۃَ الصَّلوٰۃِ
مُستَقبِلَ القِبلَۃِ وَیُغمِضَ عَینَیہِ وَیَقُولُ لَا کَاَنَّہٗ یُخرِجُہا مِن سُرَّتِہٖ ثُمَّ مَدَّھا حَتّٰی یَبلُغَ اِلَی المَنکِبِ
الاَیمَنِ فَیَقُولُ اِلٰہَ کَاَنَّہٗ یُخرِجُہا مِن اُمِّ الدِّماغِ ثُمَّ یَضرِبُ اِلَّا اللّٰہُ بِالشِّدَّۃِ وَالقُوَّۃِ
وَیُلاحِظُ نَفیَ المَحبُوبِیَّۃِ اَوِ المَقصُودِیَّۃِ اَوِ الوُجُودِ مِن غَیرِ اللّٰہِ تَعالیٰ وَاِثباتَھا لَہٗ تَبارَکَ
وَتَعالیٰ اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اسکا یہ ہے
کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اسکو نکالتا ہے پھر اس کو
کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر اِلٰہَ کہے گویا اسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰہُ
کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات
اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین
کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی و
لَعَلَّکَ تَقُولُ مَا الحِکمَۃُ فِی اِشتِراطِ الضَّرَباتِ وَالتَّشدِیداتِ وَمُراعاۃِ اَماکِنِھا فَاَقُولُ جُبِلَ
الاِنسانُ عَلَی التَّوَجُّہِ اِلَی الجِہاتِ وَالاِصغاءِ اِلیٰ اِیقاعِ النَّغَماتِ وَاَن تَدُورَ فِی نَفسِہٖ
الاَحادِیثُ وَالخَطَراتُ فَوَضَعُوا ھٰذَا الوَضعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّہِ اِلیٰ غَیرِ نَفسِہٖ وَکَبحًا عَن خُطُورِ
الخَطَراتِ الخارِجَۃِ لِیَتَدَرَّجَ مِنہُ اِلیٰ قَصرِ التَّوَجُّہِ عَلَی اللّٰہِ تَعالیٰ اور شاید تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے

نفی و اثبات

ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہو انکے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہو جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازونکی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہو کہ اسکے دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگجاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہو بعضی صورت مین کسر نفس ہو اور بعضے مین خشوع اور خضوع ہو اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہو اور بعضے مین نشاط ہو اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرطے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا ہے اہل نار کی شکل ہو اسواسطے کہ ایسے ہیئات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہو سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَیَلِیْقُ اَنْ یَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی وَجْهِ الْجَمْعِیَّةِ فَفِیْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِی الْوَحْدَةِ اور لائق ہو کہ اہل سلوک جمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر آلہی کرنے کیواسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد مین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَی الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِیِّ وَشُوْهِدَ فِیْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِیِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِیْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَاِیْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اسکا نور اسمین دکھائی دے تو اسکو ذکر خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہو یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دلمین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وسواس کا دور ہونا اور حقتعالی کو اسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰی ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ

ف کیونکہ یہ ہمارا راستہ ہو حضور مع اللہ کے حاصل کرنیکا جیسے علم صرف و نحو آلہ ہو مہین جو بضعبارتون کلام اللہ و حدیث و غیرہ یاک ہو یدینیکا

فِی کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اَرْبَعَ اٰلَافِ مَرَّۃٍ مَعَ تَقْدِیْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْلَفْنَاھَا وَ یَسْتَمِرُّ عَلٰی ذٰلِکَ شَھْرَیْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُشَاھِدُ فِیْہِ اَلْاَثَرَ لَا مُحَالَۃَ سَوَاءٌ کَانَ غَبِیًّا اَوْ ذَکِیًّا اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم وَ اَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّھَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّغْمِضَ عَیْنَیْہِ وَیَضُمَّ شَفَتَیْہِ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ وَمِنْ صَدْرِہٖ اِلٰی دِمَاغِہٖ وَمِنْ دِمَاغِہٖ اِلَی الْعَرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ ھَابِطًا عَلٰی تِلْکَ الْمَنَازِلِ کَمَا صَعِدَ عَلَیْھَا فَھٰذِہٖ دَوْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَمِنْ اَھْلِ ھٰذَا الشَّاْنِ مَنْ یَّزِیْدُ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور اُن صفات کیساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دلکی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا انہی منزلون پر جیسا کہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُہٗ اَمَّا الذِّکْرُ فِی الْجَھْرِ وَ اَمَّا بِاَنْ یَّکُوْنَ مُنْبَسِطًا مُطْلَقًا عَلٰی اَنْفَاسِہٖ فَاِذَا خَرَجَ نَفَسٌ بِطَبِیْعَتِہٖ مِنْ غَیْرِ قَصْدِہٖ وَاِرَادَتِہٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِہٖ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ الْاَکَابِرُ

بیان ذکر خفی اسم ذات و صفات

وَهٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی
اور اثبات ہے اور طریقہ اسکا یا اسطرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہوچکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار
ہوجاوے اپنے دم پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اسکے
باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لَا اِلٰہَ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے
کے ساتھ ہی اِلَّا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اس کا بڑا
اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہوجانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس داری
پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راه ٭ نرسی در مقام الا اللہ
رباعی در ذات مقدست کسی را ره نیست ٭ وز عین جلال عکس اگر نیست ٭ سرمایہ رہروان کہ رہش
طلبند ٭ جز گفتن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نیست ٭ فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ
اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ
عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى الطَّلَبِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ
فِي الْخَلَوَاتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاُمُوْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر
ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور
غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کیجانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جمع ہونا اسی
کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي
الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ
يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ
فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور
جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا
دل مین خیال کرے اور اسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ معنی کیونکر ہے اور اسکی تحقیق

اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سواے اس کے کوئی
خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اس مین استغراق متحقق ہوا اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا
سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سواے اسکے
کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِیْهَا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث
ہی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ
رہا ہی سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ اَللّٰهُ حَاضِرِیْ
اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجَنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰی وَنَظَرَهٗ وَمَعِیَّتَهٗ تَصَوُّرًا
جَیِّدًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَکَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ فِیْ هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے
کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری
اور نظر اور اسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے
جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کو جاوے کہ اسمین ڈوبجاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَهٗ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ یا اس آیت کا
تصور کرے وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنے حقتعالی تمھارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اسکے ساتھ ہونے
کو دھیان کرے کھڑے او بیٹھے اور لیٹے اور تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین
اَوْ یَتَلَفَّظُ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ
وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ
مُفِیْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان
اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہی یا اس
آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت
کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہی یا اس آیت کا دھیان کرے

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہی وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا اس آیت کا مراقبہ
کرے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حقتعالیٰ اول ہی اس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہی جو
بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی
حقیقت کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عز وجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین وَمَا
الْمُفِیْدُ ہُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَھِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَہٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ
وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُہٗ وَھَیْئَتُہٗ وَیَتَصَوَّرُ اللہَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی ھٰذَا التَّصَوُّرِ
مَلِیًّا فَاِنَّہٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا
کے لیے مفید ہی وہ مراقبہ اس آیت کا ہی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی
اور بزرگی والا ہی اور اسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور یہی راکھ ہوگیا جس کو
ہوائین اڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹگئی اور اللہ کو باقی
اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف**
ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیرالمومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ
مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی
ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا
اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیرالمومنین سید اولیا کو
وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو
یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وَکَذَالِکَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ
مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے
اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے

ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہو گے موت تم کو پالیگی اگرچہ تم اونچے پامضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَهَرَ اٰثَارُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الطَّالِبِ وَشُوهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب حق مین ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے

ف توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کیجانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر درین نوعے از شرک پوشیدہ است ٭ کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست فَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا یَتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَةِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِی خَلْوَةٍ وَیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَةِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَهٗ ثُمَّ یَدْعُو اللّٰهَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِیَّةَ بِجِدِّ هِمَّتِهٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِی اسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّةً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ وَمَرَّةً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَیُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِکَ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ یَکْشِفُ عَلَیْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِیْلَ وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْهُ شَیْءٌ لِمَا فِیْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرلے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالے سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایکبار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے (یعنی تحریر ۱۲) اور ایکبار بائین پر

اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگا دے یہانتک کہ اپنے دلمین کشائش اور نور کو پاوے اور رات دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے دلمین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَهُ سَیِّدِی الْوَالِدُ فِی هٰذَا الْبَابِ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَمَّا کَمَا وَضَعْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اسطرح جیسا ہمنے ذکر یکضربی مین بیان کیا ہی یا اسطرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا الْکَشْفَ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَنْ تَضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَفِی الْاَیْسَرِ قُدُّوْسٌ وَفِی السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ تُصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ تَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَهَّابُ تَفْعَلُ ذٰلِکَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے ان ہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اسکے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ تَضْرِبَ اللّٰهَ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ

سلہ یعنے فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ مین بھی حاصل ہے ۱۲ ق

الّا ھُوَ کَمَا وَصَفْنَاہُ فِی النَّفْیِ وَ الْاِثْبَاتِ وَالْحَیُّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقَیُّوْمُ فِی الْاَیْسَرِ اور انشراح
خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہی کہ اللہ کی ضرب دل مین لگا وے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی اسطرح
ضرب لگا وے جیسے ہم نے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحیّ کی ضرب داہنی طرف اور
القیوم کی ضرب بائین طرف لگا وے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَآءِ
مَرِیْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَتَوْسِیْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَھْرِ عَدُوٍّ فَلْیَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِہٖ فِی
الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی فَلْیَذْکُرْ بِذٰلِکَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَیْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَیَقُوْلُ یَا
شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلُّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَاللہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ اور جب اللہ عز وجل سے دعا
کرنے کا ارادہ کرے بیماری شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی
اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب
یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاء بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین
یا صمد یا کشائش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اس کے اور اسماے
الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم و احکم۔

فصل پانچوین

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ خَوَاجَہ مُعِیْنُ الدِّیْنِ
حَسَنِ الْچِشْتِیْ وَچِشْتُ قَرْیَۃُ شُیُوْخِہٖ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل
ہی مشائخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین
اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہی خدا راضی رہے اُنسے اور اُن سے
سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے
عمدہ اولیا مین ہین اُن کے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے۔ منقول ہی کہ جب
خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِیْبُ اللہِ مَاتَ فِی

حُبِّ اللّٰہِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا وقالوا جاءَ عَلِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَی اللّٰہِ وَاَفْضَلِہَا عِنْدَ اللّٰہِ وَاَسْہَلِہَا لِعِبَادِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِمُلَازَمَۃِ الذِّکْرِ فِی الْخَلْوَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کَیْفَ اَذْکُرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ وَاسْمَعْ مِنِّیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَعَلِیٌّ یَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ وَھٰکَذَا حَتّٰی وَصَلَ اِلَیْنَا وَھٰذَا الْحَدِیْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاہُ عِنْدَ ھٰؤُلَاءِ الْمَشَائِخِ وَعَلٰی قَوَانِیْنِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْہِ بَحْثٌ طَوِیْلٌ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہون سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکہ ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آن حضرت نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر اس مین طویل بحث ہی **ف** مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہی کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہی اور بہ شدت منقطع ہی اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ مترجم کہتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہی لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہو اس حدیث کو

پایۂ اعتبار سے بشبہۂ انقطاع ساقط نہیں کیونکہ اسواسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رح اور امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہی واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذَہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَہِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَہْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَّبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مُرید کی تلقین کرنے کا تو اُسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن ہو تو بہتر ہی پھر اُس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنے اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسیر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجھ کو نہ گذرے اور معلوم کرا ے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اُنگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[1] کے اور اُس کے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا **ف** مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِالذِّکْرِ الْجَلِیِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِیُّ فَفَتْحُہٗ بِذِکْرِ الْخَفِیِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّکْرَ الْجَلِیَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَّخُذِ الْعِرْقَ الَّذِیْ یُسَمّٰی کَیْمَاسَ بِاِبْہَامِ قَدَمِکَ الْیُمْنٰی وَالَّتِیْ تَلِیْہَا وَسَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ ھُوَ عِرْقٌ فِیْ بَطْنِ الرُّکْبَۃِ یَمْتَطُّ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُہٗ بِھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ یُفِیْدُ نَفْیَ الْخَوَاطِرِ وَجَمْعَ الْہِمَّۃِ وَتَسْخِیْنَ الْقَلْبِ تَسْخِیْنًا عَجِیْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے

---

[1] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہین اور یہی درخت صنوبر ہی اور بعضون نے صنوبر درخت سرو ناز کو بھی کہا ہی ۱۲

داہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہو زانو کے تلے ران کی جانب سے اُتری ہو اور اُس کا اس طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہو عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَيْتَهُ خَلْفَكَ فَتَتَنَفَّسُ نَفَسًا اٰخَرًا فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھے بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کر کے پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکالکر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اُسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰهَ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اُسکو پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰهُ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ تَخْلِيَ رُبُعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَاْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهٗ اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہو اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہو کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہو کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہو کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اُسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسِ اَنْفَاسِ تَكُنْ مُسْتَيْقِظًا

ف۱ ظاہرا ابتداے عبارت عربی یہ ہمزہ رہگیا ہو یعنی اوجلس سو ترددید کیلیئے و الا فقط لفظ مستقبل القبلہ بعد لفظ متربعا کے لکھنا کافی کرتا تھا اُس مطلب کے لیے کہ جو مترجم نے یہان زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق۔

دا قفا علی انفاسک فکلما خرج النفس فقل مع خروجہ لا الٰہ کانک تخرج محبۃ کل شئ سوی اللہ من باطنک واذا دخل النفس فقل مع دخولہ الا اللہ کانک تدخل وتثبت محبۃ اللہ فی قلبہ اور جب کہ توا ہے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمونپر واقف ہوجا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُسکے نکلنے کیساتھ لا الٰہ کہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہی اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اُسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہ گویا تو داخل کرتا ہی اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہی اپنے دل مین قالوا والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبۃ والتعظیم وملاحظۃ صورتہ قلت ان اللہ تعالے مظاہر کثیرۃ فما من عابد غبیا کان او ذکیا الا وقد ظھر بحذائہ صار معبودا للہ فی مرتبتہ ولھذا السر نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلے احدکم فلا یبصق قبل وجھہ فان اللہ تعالی بینہ وبین قبلتہ وسال جاریۃ سوداء فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسالھا من انا فاشار باصبعہا تعنی اللہ ام رسلک فقال ھی مومنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا تربط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش وتصور النور الذی وضعہ علیہ وھو ازھر اللون لمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیکون کالمراقبۃ بھذا الحدیث مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہی کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہی مرشد کیساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اُسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حقتعالی کے مظاہر کثیرہ ہین سونہین کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اُسکے مقابل ظاہر ہوکر اُسکا معبود ہوگیا ہی بحسب مرتبہ اُسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے مُنھ کے سامنے نتھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی اُسکے درمیان اور اُس کے قبلہ کے درمیان مین اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اُس سے پوچھا کہ مین کون ہون

تو اُسنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُسکی یہ کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہی پس فرمایا آپ نے کہ یہ ایماندار ہی
تو اے سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہین ہین کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگا دے مگر
اسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کرکے جسکو حقتعالی نے عرش پر رکھا ہی
اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اُس حدیث[1] کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف رح
نے حاشیہ مین فرمایا کہ حق تعالے کی عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب
اسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ
مختصر لائق اُسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّکْرِ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَھِیَ
مُشْتَقَّۃٌ مِنَ الرَّقِیْبِ سُمِّیَتْ بِھٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ یُرَاقِبُ قَلْبَہٗ اَوْ یُرَاقِبُ اللّٰہَ کَمَا
اَنَّ اللّٰہَ یُرَاقِبُہٗ فَیَقُوْلُ بِلِسَانِہٖ اَوْ یَتَخَیَّلُ بِقَلْبِہٖ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ
اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ کَاَنَّہٗ حَاضِرٌ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ تُشَاھِدُہٗ پھر جب طالب
رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اُسکو مراقبہ کرنیکا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور
نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات مین اپنے دل
کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اُس کی
حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دلسے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری
اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے کہ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنے آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا
اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ
کرتا ہی قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّۃِ یَلْزَمُہٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّیَامِ وَ
دَوَامُ الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَۃِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الْوُضُوْءِ فِیْ
حَالَاتِ الْیَقْظَۃِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ الْغَفْلَۃِ رَاسًا حَتّٰی تَکُوْنَ

[1] مراد حدیث سے یہی حدیث ہی جو ابھی اوپر گذری اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْھِہٖ الحدیث ۱۲ ق

عِنْدَہٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَأَ سُوْرَۃَ النَّاسِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِّیْ کَمَا کُنْتَ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَشْغِلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ
مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ اَللّٰھُمَّ اُمْحُ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذٰلِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اُسکو چند
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونیکے حالات مین اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دلکو
لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اُسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر
جب حجرے مین داہنا پانون داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اَللّٰھُمَّ
سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہوجا جیسا تو محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھکو اپنی محبت دے الٰہی مجھکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے
ساتھ مشغول کرنے اور مجھکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کوششون
سے اے انیس اُسکے جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجھکو نہ چھوڑیو تنہا اور تو بہتر وارثین ہے ثُمَّ یَقْعُدُ
عَلَی الْمُصَلّٰی وَیَقُوْلُ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً وَّیَجْتَھِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاھَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے
اپنا منھ متوجہ کیا یکسو ہوکر اُسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل
نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اُن اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ لِلْمَقْبُرَۃِ قَرَأَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرًا لِلْکَعْبَۃِ فَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُھَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَارُوْحُ یَضْرِبُہٗ فِی السَّمَآءِ وَیَارُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُہٗ فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یُفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِہٖ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبۂ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اسکو آسمان مین ضرب کرے اور یاروح الروح کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر وَلِلْچِشْتِیَّۃِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّۃِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَھَآءِ مَا نَشُدُّ کَھَا بِہٖ فَلِذٰلِکَ حَذَفْنَاھَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اسکی نہین پائی جس سے ہم اسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اسکو ذکر نہ کیا اور علم اسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے وَلَھُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ کُنْ فَیَکُوْنُ کہتے ہین **ف** صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری مین اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ صَعْبَۃٌ فَلْیُصَلِّ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ لَیَالِی الْاَرْبِعَآءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلَی الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَّالْاِخْلَاصَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الثَّانِیَۃِ الْفَاتِحَۃَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّالْاِخْلَاصَ مَرَّۃً وَّیَقُوْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اے آسان کنندہ دشوارہا وائے روشن کنندہ تاریکیہا مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِائَۃَ

صلوٰۃ المعکوس

صلوٰۃ کن فیکون

مَرَّةٍ وَّتُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ تَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِي عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَا اللّٰهَ اِلَى الْحَاجَةِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کُن نیکوُن کے بیان مین کیا ہو کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلٰثہ یعنے چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار پڑھے۔ اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ھو اللّٰہ ایکبار اور سو بار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا آسان کن دشواری ما اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روے اور حقتعالی سے دعا کرے پچاس۵۰ بار تو بالضرور انشاء اللّٰہ تعالی دعا اُسکی مستجاب ہوگی واللّٰہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہو آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب رداء یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقاء مین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ثابت ہی تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءُ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مریدین اللّٰہ راضی ہو اون سے اور انکے سب مریدون سے قَالُوْا الطُّرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا اللّٰہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے

اور یہی منقول ہی متقدمین نقشبندیہ سے وصفتہ ان یتنہز فرصۃ من التشویشات الخارجیۃ کالاستماع الی احادیث الناس والداخلیۃ کالجوع المفرط والغضب والالم والشبع المفرط ثم یذکر الموت ویحضرہ بین یدیہ ویستغفر اللہ تعالی امما صدر منہ من المعاصی ثم یضم شفتیہ ویغمض عینیہ ویحبس نفسہ فی بطنہ ویقول بالقلب لا یخرجہا من سرتہ الی الایمن ویمدہا حتی تصل الی منکبہ ثم یحرف منکبہ الی راسہ فیقول الہ ثم یضرب فی قلبہ بالشدۃ الا اللہ اور طریقہ نفی واثبات کے ذکر کا یہ ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے جیسا کچھ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے جیسا کچھ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے ان گناہون کی جو اس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ملاوے اور کہے الہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی **ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چہار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایکہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہی قالوا الحبس النفس خاصیۃ عجیبۃ فی تسخین الباطن وجمع العزیمۃ وھیجان العشق وقطع احادیث النفس وینبغی التدریج فی الحبس لئلا یثقل علیہ والمراد بالحبس غیر المفرط فیہ وبین ما یامر بہ الجوکیۃ بون بائن نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کردینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا سر گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم مین اور جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا **رباعی** حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ ورزند اثبات

بمقالات رباعین بکنند؛ حبس نفس وحصر نفس دار دوق؛ حبس نفس ست انچہ لشتانش با بہ ہند؛
وَکَذَالِکَ لِعِدَادِ الْوِتْرِ خَاصِیَّۃٌ عَجِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اَوَّلًا ہٰذِہِ الْکَلِمَۃَ مَرَّۃً فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ
یَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّہٰکَذَا یَتَدَرَّجُ حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اَحَدٍ وَّعِشْرِیْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ
عَلٰی اَعْدَادِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار
ایکدم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق مین اکیس بار
تک پہونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار
پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَۃُ نَفْیِ الْمَعْبُوْدِیَّۃِ
وَالْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتِہَا لَہٗ تَعَالٰی عَلٰی وَجْہِ التَّاکِیْدِ
وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَا کَمَا یَدُوْرُ فِی النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ اور شرط
اعظم نفی و اثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ
تعالے سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اُس
طرح جیسے دل مین خطرت اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰی اِحْدٰی
وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَّلَمْ یُفْتَحْ لَہٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَالْاِنْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
وَجَبَ الْاِسْتِغَالُ بِاسْمِہٖ وَالنَّفْرَۃُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰی فَلْیَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَہٗ لَمْ یُقْبَلْ
فَلْیَسْتَاْنِفْ بِہٰذِہِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَۃِ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور جو شخص اکیس بار تک پہونچا اور
اُسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اُس کو اُسکے
اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیئے کہ وہ معلوم کرے کہ اُسکا
عمل مقبول نہ ہوا تو بشروط مذکورہ اُسکو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیئے اکیس بار تک
وَمِنْہُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ مُحَمَّدٌ
بَاقِیْ اَوْ عَنْ یَّقْرُبُ سِنُّہُ الزَّمَانِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ
کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا

ف مولانا نے فرمایا کہ اُسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اُنکے کسی قریب العصر نے نکالا ہو واللہ علم
اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ
شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد
ہوا ہو سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْیَدُ لِلسُّلُوْکِ فَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ
اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والدمرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات کے سلوک کے واسطے
مفید تر ہو اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہو وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّخْرِجَ لَفْظَۃَ
اللّٰہِ مِنْ سُرَّتِہٖ بِالتَّشْدِیْدِ التَّامِّ وَیَمُدُّھَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اُمِّ دِمَاغِہٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ
فِی الزِّیَادَۃِ حَتّٰی اَنَّ مِنْھُمْ مَنْ یَّقُوْلُھَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَقَدْ رَاَیْتُ اِمْرَأَۃً
مِنْ مُخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ تَقُوْلُھَا اَلْفَ مَرَّۃٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اَیْضًا
اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہو کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اُس کو کھینچے
یہانتک کہ اُسکے دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے
یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد
کے مُریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَحْکِیْ عَنْ نَّفْسِہٖ اِنَّہٗ کَانَ فِی الْبِدَایَۃِ یَقُوْلُ النَّفْیَ
وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور مین نے اپنے والدمرشد سے سنا
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایکدم مین دوسو بار کہتے تھے واللہ
اعلم فَثَانِیْھَا الْمُرَاقَبَۃُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہی ف مصنف قدس سرہ نے
حاشیہ کنہیہ مین فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع انواع آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ یا قابل
تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک[۱] روح ازجسد یا مثل آن تا آنکہ عقل
ووہم وخیال وجمیع حواس تابع آن توجہ گردد وآنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد

[۱] انفکاک یعنی جدا شدن ۱۲

وصفتها ان یحبس النفس تحت السرۃ تحبیسا لیس ان تتبعہ ... یتوجہ بجمیع ادراکہ الی المعنی المجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند اطلاق اسم اللہ ولکن قل من یجردہ عن الالفاظ فیجتہد ھذا الطالب ان یجرد ھذا المعنی عن الالفاظ ویتوجہ الیہ من غیر مزاحمۃ الخطرات والتوجہ الی الغیر ومن الناس من لا یکتسب ھذا النحو من الادراک فمن المشائخ من تامر مثل ھذا بالدعاء ومنھم ان لا یزال یدعو اللہ بقلبہ یقول یا رب انت مقصودی قد تبرأت الیک عن کل ما سواک ونحو ذلک من مناجات ومنھم من یامرہ بتخیل الخلاء المجرد والنور البسیط فیتدرج الطالب من ھذا التخیل الی التوجہ المذکور اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہین اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کہا کرے یون کہ اے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاء مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے

ومنھا الرابطۃ بالشیخ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہے اپنے مرشد کیساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گا ہے مریدین قابلیت نہین ہوتی تو اسکی مزید محبت سے مرشد اسمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تا کہ تعلق کونین سے تخلص حاصل

طریقہ مراقبہ

ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پاگئے ہین اور اس آیت قرآنی مین کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ
یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُسکی توجہ سے اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا
اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ؛ طعنہ زند بر دو صد سخرہ کند بر چلہ ؛
وَشَرْطُهَا اَنْ یَّکُوْنَ الشَّیْخُ قَوِیَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْیَادْدَاشْتَ فَاِذَا صَحِبَهٗ
خَلّٰی نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مُحَبَّتَهٗ وَیَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْهُ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْهِ اَوْ
یَفْتَحُهُمَا وَیَنْظُرُ بَیْنَ عَیْنَیِ الشَّیْخِ فَاِذَا فَاضَ شَیْءٌ فَلْیَتْبَعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْیُحَافِظْ
عَلَیْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّیْخُ عَنْهُ یُخَیِّلُ صُوْرَتَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ
فَیُفِیْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِیْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور
خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُسکی محبت کے اور اُسکا منتظر رہے جسکا اُسکی طرف سے فیض آوے
اور دونون آنکھین بند کرے یا اُنکو کھولدے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکی لگاوے
پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی
محافظت کرے اور جب مرشد اُسکے پاس نہو تو اُسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان
خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اُسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اُسکی صحبت فائدہ
دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی بہ تجلیات
ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ
اللّٰهُ یعنے اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کی مفید ہو بموجب
اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضا اس حدیث معتمد کے
هُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنے اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا

مترجم کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اس قول مین رباعی باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت ؛ وز تو نرمید صحبت آب وگلت ؛ زنہار ز صحبتش گریزان میباش ؛ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ؛ خلاصہ یہ ہی کہ جس کی صحبت سے دنیا سے رو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہوجاوے تو اسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضیع اوقات ہی اسکی صحبت سے تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر اے بسا ابلیس آدم روے ہست ؛ پس بہر دستی نشاید داد دست ؛ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچے اور شریعت محمدیہ صلعم کی مخالفت ہوجاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سمعت سیدی الوالد یقول یجب علی السالک اذا کان علی ھیئۃ وحصل لہ شئ من ھذا المعنی ان لا یغیر تلک الھیئۃ فان کان قائما لم یقعد وان کان قاعدا لم یقم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل اور ہیأت پر ہو اور اسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہوجاوے ومن المشائخ من یامر بتخیل القلب مکتوبا علیہ اسم اللہ بالذھب اور بعضے وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سمعت سیدی الوالد یقول امرنی خواجہ ھاشم البخاری بکتابۃ اسم الذات وانا ابن عشر سنین فاکثرت منھا واخذت بجامع قلبی حتی انی کنت مشغولا بکتابۃ کتاب فکتبت اسم الذات علی نحو من اربعۃ اوراق وما شعرت اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا مین نے اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو

میں لبقدر چار ورقوں کے لکھا گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی **ف** مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ
سے سُنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وسمعتہ یقول
رأیت خواجہ خرد یکتب بابہامہ علی اصابعہ الاربع شیئاً فی مجلسہ وکلامہ وشانہ
کلہ فسألتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری فصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع
عنہ والله اعلم اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو
دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب
کاموں میں تو میں نے اُنسے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتداے سلوک میں لکھا تھا اور
اب مجھکو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُسکے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وللنقشبندیۃ
کلمات علیہا بناء طریقتہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ الاشغال وبعضہا علی شروط
تاثیرہا فلنذکرہا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جنپر انکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں
میں تو انہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اُنکی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو انکا ذکر کرنا
چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت
نگہداشت یاد داشت فہذہ ہی الماثورۃ عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدہا ثلثۃ
ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند وقوف زمانی وقوف قلبی وقوف عددی (۱)
ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت
(۷) نگہداشت (۸) یاد داشت۔ تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہیں
اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف زمانی (۲)
وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال
متیقظا متفحصا عن نفسہ فی کل نفس ہل ہو غافل اوذاکر وہذا طریق التدبیر لاجراء
دوام الحضور وہذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسہ فی
کل طائفۃ من الزمان مثل ان یتامل بعد کل ساعۃ ہل دخلت علیہ فیہا غفلۃ اولا

فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَۃٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰی تَرْکِھَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَھٰکَذَا حَتّٰی یَصِلَ اِلَی الدَّوَامِ
وَیُسَمّٰی ھٰذَا الْاَخِیْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِیٍّ وَاسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْدْ لِمَا رَاٰی اَنَّ
التَّوَجُّہَ اِلٰی عِلْمِ الْعِلْمِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِہٖ
الْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّوَجُّہِ اِلَی اللّٰہِ بِحَیْثُ لَا یُزَاحِمُہٗ عِلْمُ ھٰذَا التَّوَجُّہِ ہوش
در دم کے معنے ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے
اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی تدریج دوام حضور کے
حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے
اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی مدت
مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت
آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اُسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا
رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پہونچ جائے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمّی بوقوف زمانی
ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اُنھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم
یعنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہی اُسکے مناسب
تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اُسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست مین مزاحم حال نہو

ف مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی
نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہر لائق بمرتبۂ متوسط ہی مولانا
نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ[۱] کہتے مین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے
اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین
فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے

---

[۱] اصل سند محاسبے کی یہ آیۂ کریمہ ہی سورۂ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وتمنی علی اللہ ۱۲

کہ وزن کیے جاوین اور مستعد ہوجاوٴ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اُسدن تم سامنے کیے جاوٴگے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا نَظَر بَرقَدَم فَمَعْنَاهُ اِنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْظُرَ فِيْ حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِيْ حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ مِمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهٖ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَاقِعَاتُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے کیوقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا ے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اُس سے روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اُنکی باتون کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اُنکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض شخص موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اُسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَر دَر وَطَن فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اسْتَاْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ صَنَمُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یعنی نفیت عن قلبی الشیئ الفانی و اثبت حب اللہ مکانہ وذلک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ ویجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او اعتراض فلیکسرہ بمد اومۃ ھذا الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشریۂ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اُس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اُس کو جان جاوے تو اُس سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اُسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دلکے اندر بہت چھپی ہوئی ہین انکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اُسکے دل مین کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اُسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُسنے اُسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اُسکو وحشی کر دیا اما خلوت در انجمن فمعناہ ان یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلھا من الذھاب والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بھذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز وجل رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الرجل ذی العلم والدیانۃ والاجتھاد فی الطاعات ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجۃ علی الرامیتنی بالفارسیۃ

شعر از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ۔ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ۔ اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات

سفر در وطن

خلوت در انجمن

مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا
کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہونچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے
وقت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ
ہین جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و
دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقر انشان مند ہونا اور ہمیشہ
بذکر متعلق خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نہ رہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو
بہتر یہ ہی کہ وضع اور لباس تو علما اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور
دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنیؒ نے یہی مضمون فارسی کی بیت
مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان
مین **ف مترجم** کہتا ہی مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کیواسطے
اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور
باحق رہے اکثر عوام کو اُسکے ساتھ عقیدت ہوگی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین کتاب کے کیڑے
انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقر کے یا مطلق ترک لباس کے
حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ
رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہوا ور اُسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال
کیا کہ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ واما یاد کرد فمعناہ ذکر اللہ
تعالی اما بالنفی والاثبات او بالاثبات المجرد کما مر تفصیلہ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہی یا
بنفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اس کی تفصیل مذکور ہوچکی **ف** یاد کرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ
اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہی یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل
ہوجاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے
ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے سوا اسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا

فی الحاشیۃ العزیزیۃ وامّا بازگشت فمعناہ ان یرجع بعد کل طائفۃ من الذکر ثلث مرات او خمس مرات الی المناجاۃ فیدعو اللہ عزّ و جلّ بجامع ھمتہ یارب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرۃ لک اتمم علیّ نعمتک وارزقنی وصولک اتاما سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھذا شرط عظیم فی الذکر فلا ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ھذا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اُس سے عبارت ہو کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سویون دعا کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب توہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہٗ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے پایا **ف** مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دلسے کہے تو اُس کے بعد اسی طرح کہے الٰہی توہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب ہی یعنی اس ذکر سے توہی مقصود ہی اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تا باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعاے مذکور بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائیگا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سے تو اُسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے واما نگاھداشت فھو عبارۃ عن طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ تخطر فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصیدھا السالک فی اول ما یظھر لانھا اذا ظھرت مالت الیھا النفس واثرتھا فیعسر زوالھا فھذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذھن عن خطور الخطوات واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث

نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اُسکے ابتدائے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اُسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اُسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دلمین رکھنا نہ چاہیے بزرگون کے نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَ اَمَّا یاد داشت فَعِبَارَۃٌ عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَ التَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ اٰمِیْنَ وَ اَمَّا وُقُوْفُ زَمَانِیْ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اُسکے ترک پر ہمت باندھنا وَ اَمَّا وُقُوْفُ عَدَدِیْ فَہُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اُسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَ اَمَّا وُقُوْفُ قَلْبِیْ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ہُوَ مَوْدُوْعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَ الْحِکْمَۃُ فِیْ ہٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِبِلَّۃِ الْاِثْبَاتِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہی اُس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے

یاد داشت

وقوف زمانی

وقوف عددی

وقوف قلبی

اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشائخ قادریہ کے نزدیک
یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل ہونا بتدریج خدا
ہی مین توجہ منحصر ہوجاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اسپر واقف رہے
اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اسکو ذکر اور اسکے مفہوم سے مہمل اور بیکار
نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف
قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب
کسی نے کہا ہی **شعر** علے بیض قلبک کن کالت طائر ٭ فمن ذلک الاحوال فیک تولد
یعنے اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہوجا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھ مین حالات عجیبہ
پیدا ہونگے ؎ وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمیع الھمۃ علی مراد یکون علی
وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف
فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم حتی تتمثل فیھا واقعات عظیمۃ
والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ ومن الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر
الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ
وغیرھا ونحن ننبھک علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت
باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہی وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیاری
کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پہ توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف
کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین یا اونکے خیالات مین تصرف کرنا تا ان مین واقعات
عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے
خطرات قلبی پر اور جو اون کے سینون مین خلجان کر رہا ہی اوس پر مطلع ہونا اور وقائع
آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کردینا اور سوا سے انکے اور بھی تصرفات ہین

اور ہم تجھ کو اس کتاب کے دیکھنے والے اُنمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق
نمونے کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ
بِهٖ فَلَهَا شَاْنٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاْثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ
الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقَ
فِي نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِّنْ
نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهَا اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى
حَسْبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى
قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا
اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے
لوگ ہین تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب
مین اثر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت
سے ٹکر لئے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اسکے بعد ہوگا کہ نفس
مُرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اسکو ملکہ راسخہ ہو کہ
ہر دم اسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد
کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کیساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے
ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہین
یعنے غائب کو توجہ دیتے ہین اسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ اجْتِمَاعِ
الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ
سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ
مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا
يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر

اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اُسکے مناسب جو مدعا ہو سوا اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے شائخ سے مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہے اور ہمت کو جمع کرے اسطرح پر کہ اُس کے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُسکے خلق مین **ف** مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اُسی مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہٗ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کچھ اُسمین تاثیر کرے

سلب مرض

افاضۂ توبہ

اسطرحپر کہ گویا اُسکی ذات سے اُسکی ذات مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حقتعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَالتَّصَرُّفُ فِی قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِکِھِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ بِھَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُہٗ اَنْ یُصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّۃِ الْھِمَّۃِ وَیَجْعَلَھَا مُتَّصِلَۃً بِنَفْسِہٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَۃَ الْمَحَبَّۃِ اَوِ الْوَاقِعَۃِ وَیَتَوَجَّہُ اِلَیْھَا بِجَامِعِ قَلْبِہٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّہَ اِلَیْہِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْھَرُ فِیْہِ الْحُبُّ وَیُمَثَّلُ لَہُ الْوَاقِعَۃُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اُن مین محبت آجاوے یا اُنکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اُنمین واقعات متمثل ہوجاوین اس کا طریقہ یہ ہو کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اُسکو اپنے نفس سے متصل لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اُسمین محبت ظاہر ہوجاوے گی اور واقعہ اُسکے ذہن مین صورت پکڑجاوے گا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَۃِ اَھْلِ اللّٰہِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْہِ اِنْ کَانَ حَیًّا وَعِنْدَ قَبْرِہٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَیُفَرِّغُ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَۃٍ وَیُفْضِیْ بِرُوْحِہٖ اِلٰی رُوْحِ ھٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی یَتَّصِلَ بِھَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِہٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ فِیْھَا مِنَ الْکَیْفِیَّۃِ فَھُوَ نِسْبَۃُ ھٰذَا الشَّخْصِ لَا مُحَالَۃَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہو کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کرڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اُسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہو وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَخَاطِرٍ وَیُفْضِیْ بِنَفْسِہٖ اِلٰی نَفْسِ ھٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِہٖ حَدِیْثٌ مِنْ قَبِیْلِ الْاِنْعِکَاسِ فَھُوَ خَاطِرُہٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے

طریقۂ تصرف در قلوب

طریقۂ اطلاع بر نسبت اہل اللہ

طریقۂ اشراف بر خواطر

دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس تک پہونچاوے پھر اگر اُسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے کے تو وہی بات اُسکے دل کی ہے وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یُّفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اِنْتِظَارَ مَعْرِفَۃِ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ حَدِیْثٍ وَّکَانَ الْاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اِسْتِعْدَادِہٖ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْھِمْ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِھَتْفِ ھَاتِفٍ اَوْ رُؤْیَۃِ وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ رُؤْیَا فِی الْمَنَامِ اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دلکو خالی کرے ہر چیز سے سواے اس واقعے کے دریافت کے انتظار کے پھر جب اُسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں

ف ملاء اعلےٰ ملائکہ کروبین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل اسرار قضا و قدر ہیں اور ملاء سافل وہ وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُنسے نیچے ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ فَطَرِیْقُہٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ تِلْکَ الْبَلِیَّۃَ بِصُوْرَتِھَا الْمِثَالِیَّۃِ وَیَتَخَیَّلُ مُصَادَمَتَھَا وَدَفْعَھَا بِقُوَّۃٍ ثُمَّ یَجْمَعُ ھِمَّتَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَیَرْبُوْ بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدُ اِلَیْھِمْ فَاِنَّھَا عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثال کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اُسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ ھٰذِہِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاھَا اِتِّصَالُ

نفس المؤثر بنفس المؤثر فیہ والالمام بہا والانضاء الیہا واصحاب التجرید من غواشی
البدن یعرفون ہذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وہذا الذی
ذکرناہ من الاشغال ہو الذی کان یختارہ سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسے تصرفات
کی شرط اور جو اُن کے قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اُس کے
نفس سے جس مین تاثیر کرنا منظور ہی اور ملادینا اُس کے ساتھ اور اُس تک پہونچادینا اور
جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اُسکے
وصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد
پسند کرتے تھے وللشیخ احمد السہرندی اشغال اخری فلنذکرہا بالاجمال اعلم ان
اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف ہی حقائق مفردۃ مجیا لہا کما ہو ظاہر
کلام الشیخ واتباعہ او جہات واعتبارات للنفس الناطقۃ فہی تسمی باعتبار قلبا
وباعتبار اخر روحا الی غیر ذالک وہو الذی اختارہ سیدی الوالد وصور فی صورہا
فرسم دائرۃ وقال ہی القلب ثم دائرۃ اخری فی ہذہ الدائرۃ فقال ہی
الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ وقال ہی انا وسمعتہ یقول بعضہا
فی البعض ویستدل علی ذلک بالحدیث الدائر علی السنۃ الصوفیۃ ان فی
جسد ابن ادم قلبا وفی القلب روحا الی اخرہ ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد
الف ثانی رح کے طریقے ہین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اُن کو مجمل ذکر کرین معلوم
کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے ہین جن کے حقائق جدا جدا ہین بذات خود
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف رح کے اور اُنکے تابعین رح کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات
اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے
اعتبار سے اُس کا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے
والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اُن لطائف کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل

لا منفردہ

اشغال طریقہ مجددیہ

بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اُس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہانتک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنے حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا اور فارسی مین مَن اور ہندی مین مَین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وَبِالْجُمْلَةِ نَغَرضُ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِیِّ اَنَّ کُلَّ لَطِیْفَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهُ اِرْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْیِ الْاَیْسَرِ بِاُصْبَعَیْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْیِ الْاَیْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْیِ الْاَیْمَنِ مَائِلًا اِلٰی وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِیُّ فَوْقَ الثَّدْیِ الْاَیْسَرِ مَائِلًا اِلَی الْوَسَطِ وَالْاَخْفٰی فَوْقَ الْخَفِیِّ وَالسِّرِّ فِی الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِی الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِیْ کُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ حَرَکَةٌ نَبْضِیَّةٌ فَالشَّیْخُ یَاْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْكَ الْحَرَکَةِ وَتَخَیُّلِهَا ذِکْرَ اِسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ یَاْمُرُ بِالنَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا لِلَفْظَةِ لَا عَلَی اللَّطَائِفِ کُلِّهَا وَضَارِبًا لِلَفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَی الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سہرندیؒ کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سِر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سِر وسط مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنیکا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِلَّا اللّٰہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجددؒ کے

تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمۂ لا کو دماغ تک پہونچاوے اور کلمۂ اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہونچاوے اور کلمۂ اِلَّا اللّٰہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ کُلِّهَا اِلٰی تَحْصِیْلِ هَیْئَةٍ نَفْسَانِیَّةٍ تُسَمّٰی عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّکِیْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جس کو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عز وجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور انکے نزدیک یہ مسمّٰی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِیْقَتُهَا کَیْفِیَّةٌ حَالَّةٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّهِ بِالْمَلَائِکَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناظر طرف عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُهٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَهٗ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَکَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ کُلٍّ مِّنْهُمَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَةٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات

بیان حقیقت نسبت

اور اس کار پر مداومت کی تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور
اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے
قطع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو
منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہی تو اسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہی قلب
کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ
يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات
کی نسبت ہی اور والد مرشد اُس کو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ
وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ اِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللّٰهِ اَلْوَانٌ
بِحَسْبِ اقْتِرَانِ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ اَوْ كَسْرِ النَّفْسِ اَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ
تَقُوْمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ
كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰحِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ
الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَتَلَبَّسَ
النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ اُنکے مشاہدے کے نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکہ توجہ
سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ
ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت
یا نفس شکنی یا اُنکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ
راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمّٰی بہ نسبت ہی اور نسبتین
نہایت بہ کثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علحدہ علحدہ دریافت کرتا ہی
اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور
اُس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس مین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق

دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے **ف** حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اُسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع لی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان صناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اُسکو تامل کرتا کہ نور راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اِنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِيْ اِنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ الْاِنْفِكَاكُ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْاِقْلَاعُ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَهَيْأَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمْرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اُسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اُن ہی مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہؓ اور تابعین رح سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حقتعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اُسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی

ف اثبات توارث نسبت طریقت از عہد زمان رسالت الی الآن و در فع ظنون ناقصین ۱۲

تلاوت پر اور اُسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعین رح اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیأۃ نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی معقول و متوارث ہو شارع سے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدونکے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ اوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولاناؒ نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سُنا کہ قول فیصل اس بات مین یہ ہو کہ نسبت صحابہؓ اور تابعین رح کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات عدالت اور تقوی اور سماحت[1] کے اختلاط کے ساتھ تو اُنکے کلام کا محل اصلی اور اُنکے خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہو کہ اُن حضرت کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے تبایا محمول کیجیو چنانچہ اُنکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنف رح سے فرماتے تھے کہ ائمۂ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اُنکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہو اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اُنکا قول عالم ارواح کے باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہو حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اُکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعین رح کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہو کہ جس امر کیواسطے اولیاء طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے ابتک برابر چلا آیا ہی گو طریق اُسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو بیان

---

[1] سماحت یعنی جوانمردی ۱۲

بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اُسکے محتاج ہین واللہ علم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَأَی فِیْھَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنْ نِّسْبَتِیْ ھَلْ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْھَا وَتَاَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ھِیَ ھِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہٗ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہٗ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہی جو تمکو زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہی بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْھَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّھَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاثِیْرِھَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اُن حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْھَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ وَالْغَیْرَۃُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُؤَطَّا عَنْ

اس مثال اسکی ایسی ہی کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہی ہر چیز پڑھ لے سکتا ہی آدمی اور جب آفتاب غروب ہوگیا تو حاجت روشنی کی پڑتی پڑھنے کے لیے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین آفتاب رسالت طلوع کیے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لیے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال باکمال پر جو کچھ حاصل ہوتا تھا اب چلون مین کاوہ نہین حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت پڑی اُن اشغال کی اُس ملکۂ حضور کے حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ق۔

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ وَیَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یَتْبَعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ھٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ وَقِصَّۃُ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَیْھَا فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْھُوْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اُسکے جمیع ماسوا پر اور اُسپر غیرت کرنا سو الثبہ امام مالک رح نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر رض سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشرنگ اُڑی سو اِدھر اُدھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ رض کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑونکی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ رض نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان نے گھوڑونکو مروا ڈالا وَمِنْھَا غَلَبَۃُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِحَیْثُ یَظْھَرُ عَلٰی ظَاھِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَہٗ اٰثَارٌ اَخْرَجَہُ الْحُفَّاظُ فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَامَ عَلٰی قَبْرٍ فَبَکٰی حَتّٰی اَبْتَلَّتْ لِحْیَتُہٗ وَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی بِاللَّیْلِ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اسطرح پر کہ اسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حقتعالیٰ اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا یہانتک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اُسکی دونون آنکھین آنسوؤنسے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روے کہ ڈاڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنیکی طرح یعنی رونیکی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ تھن مین پھر جاوے[۲] اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھین تھمتی نتھین آنسوؤن سے جبکہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سے وَمِنْھَا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَنْ یَّبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرٰھَا الرَّجُلُ

---

[۱] اسکے آگے یہ ہے کہ اُسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اُسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو ونما پایا اُسنے اللہ کی عبادت مین اور وہ شخص کہ دل اُسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد مین اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہین آپس مین اور جمع بھی ہوتے ہین محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہین محبت پر یعنی حاضر وغائب محبت یکسان رکھتے ہین اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی مین پس جاری ہوئین آنکھین اُسکی آنسوؤن سے اور وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب وجمال والی نے پس کہا اُسنے کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے جس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھوالے کو دیا تو بائین ہاتھ والے کو خبر نہوئی اُسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوۃ [۲] اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسے دودھ کا تھن مین پھر جانا محال ہے ایسے ہی اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے ۱۲ منہ

الصالحۃ یراہا المسلم او ترٰی لہ جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ وبہ فسر قولہ تعالیٰ لھم البشرٰی فی الحیٰوۃ الدنیا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا مین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اسکے واسطے دوسرا مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ انکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی رؤیاے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی

ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے انکے بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اسکی تعبیر فرماتے تھے والمراد بالرؤیا الصالحۃ رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام او رؤیۃ الجنۃ والنار او رؤیۃ الصالحین والانبیاء ثم رؤیۃ المشاہد المتبرکۃ کبیت اللہ الحرام ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبیت المقدس ثم رؤیۃ الوقائع الاٰتیۃ المستقبلۃ فتقع کما رأی او الماضیۃ علی ما ھی علیہ او رؤیۃ الانوار والطیبات کشرب اللبن او العسل والسمن کما ھو مذکور فی کتاب الرؤیا من الاصول ورؤیۃ الملائکۃ ففی الحدیث ان رجلا کان یقرأ القراٰن ذات لیلۃ فظہرت ظلۃ فیھا امثال المصابیح الی اٰخر القصۃ اور رویاے صالحہ سے مراد ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رؤیت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رؤیت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرؤیا مین مذکور ہی

اور اسی طرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا حسین چراغ سے تھے تا آخر قصہ **ف** قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہو کہ اُسید بن حضیر تہجد کے وقت سورۂ بقر پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے حسین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُنکا گھوڑا اچھلنے لگا اُنھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہو کہ وہ کیا تھا اُنھون نے کہا کہ نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت انکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے **مترجم** کہتا ہو رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے حدیث مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اُسنے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہو احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰؓ نے کہا کہ اُسنے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اُسکو خواب مین دیکھا اُسپر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا اُسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہو واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہو کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطۂ نور الٰہی کے نظر کرتا ہو **مترجم** کہتا ہو فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہو وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِمُجَرَّدِ هِمَّتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رُبَّ أَغْبَرَ أَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا اور ظاہر ہونا اُسکا جسکا اللہ سے

طالب ہو اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہو کہ بعض شخص غبار آلودہ پریشان مو جن کے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حقتعالی اسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اسکی ایسی وجاہت ہو جیسا اسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہو کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند ان کے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اسکی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النِّسْبَةِ عُرُوجٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهٗ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ اَحَدٌ اِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلَتْ اِلَيَّ جَذْبَةٌ فَاَوْصَلَتْنِيْ اِلَى اللّٰهِ تَصْدِيْقًا لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَّمَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِيْ پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہو اور وہ عبارت ہو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہو کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہو جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہو جو خواجہ نقشبند سے منقول ہو کہ کسی نے انکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجھ کو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اسنے مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہو اُس حدیث مروی کے کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہو اسکو یاد رکھنا باوجودیکہ خواجہ نقشبند رحمہ کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہو سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ

رہنا ہی ف مصنف قدس سرہٗ نے حاشیۂ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے۔

فصل آٹھوین

فِی شَیْءٍ مِنْ فَوَائِدِ سَیِّدِیْ الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہٗ کے بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا ہین ذکر ہی اَوْصٰنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃً وَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَ سُوْرَۃِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً وَقَالَ ھٰذَانِ الْمُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاھِرِیِّ کِلَیْھِمَا والد مرشد قدس سرہٗ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس[1] بار سو اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غناے دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَاَوْصٰنِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَقَالَ بِھَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَکَ مَنْ بِہٖ اَلَمُ ضِرْسِہٖ اَوْ رَاْسِہٖ اَوْ وَجَعُہٗ الرِّیَاحِ فَخُذْ لَوْحًا طَاھِرًا وَضَعْ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاھِرًا وَاکْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَکَشِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَاِ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اَسْاَلُہٗ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ بِھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْبَاءِ

[1] اور بعضے مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس[1] بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز مین پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشاکے بعد دو رکعتون مین اکتالیس بار پڑھے اسطرح کہ اکیس[2] بار پہلی رکعت مین اور بیس[3] بار دوسری رکعت مین اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدین مین مجرب اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایکبار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ مین سے دو دو بار کر شب و روز مین گیارہ بار ہو جاوے بعد اور اس حقیر کو ان سب طریق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہے ہٰذَا الْعَمَلُ وَجَدْتُہٗ کَذَالِکَ ۱۲

[2] ظفر جلیل مین کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اُس کے مین نے لکھے ہین جو چاہے اسمین سے دیکھ لے اور صلوۃ تنجینا کا سو بار ہر روز پڑھنا قضاے حوائج کے لیے ایک بزرگ سے مجکو پہونچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے۔

وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْأُولٰى فَإِنْ شُفِيَ فِيهَا وَإِلَّا انْتَقَلْتَ الْمِسْمَارَ إِلَى الْجِيمِ وَ
قَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ إِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا
مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان
آوے یا اسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اُسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل
یا کھونٹی سے اُسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور
دردوالا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اُس سے پوچھ کہ تجھ کو آرام
ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے
اور دوبار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد
اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے
دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا
اُسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ
فَأَرَدْتَ أَنْ يَرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهَا اور مین نے والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہتا ہے
کہ حقتعالی اسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اسکو صحت
بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ **ف** مولانا رح
نے حاشیہ مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار
پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منھ پر چھینٹا مارے تو حقتعالی اسکو فائدہ بخشے
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْمَجْنُونُ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْآيَةَ

سلہ اور اس حقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُسپر الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھکر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالی وہ مرض اُسکا جاتا رہے گا اور اگر فرصت ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲

علیٰ اربعین کسرۃ من الخبز انھم یکیدون کیداً ۵ واکید کیداً ۵ فمھل الکفرین امھلھم رویداً ۵ ومرہ ان یاکل کل یوم کسرۃ اور میں نے سنا اُن ہی حضرت سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انھم یکیدون کیداً لفظ رویداً تک اور اس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے[1] وسمعتہ یقول من قرأ سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اُسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے[2] واللہ اعلم وسمعتہ یقول من قرأ عند نومہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت الیٰ آخر سورۃ الکھف وسأل اللہ تعالیٰ ان یوقظہ فی ای ساعۃ اراد ایقظہ اللہ تعالیٰ فیھا اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص نیے سونے کے وقت ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حقتعالیٰ اسکو جگاوے مترجم کہتا ہے کہ سورۂ کہف کی آیت مذکورہ یہ ہیں ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلاً خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولاً ۵ قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً ۵ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ لسبع العزیزیۃ وسمعتہ یقول اکتب ھذہ العوذۃ وعلقھا فی عنق الطفل یحفظہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ

[1] سنا اس فقیر نے اپنے اُستاد مولانا اسحٰق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جسکو باولا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بتاشے کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اسکا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

[2] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھ لیا کرے تو اسکو فاقہ نہیں ہونے کا ۱۲ ق

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھوا ور لڑکے کی گردن مین لٹکا حق تعالیٰ اسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو یہی ترجمہ اسکا یہہ کر بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانیوالی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ یَقْرَءُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ہ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہ اور سنا مین نے انسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اسکو صبح اور شام ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضہ قدرت مین

عمل حفظ اطفال

برائے امان از ہر آفت

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رض کے لیے یون تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَآمَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اور فرماتے تھے کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمٰعیل اور اسحٰق کو روایت کی یہہ مسلم رض نے اور معمول مولانا عبدالعزیز صاحب و مولانا اسحاق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ۱۲ ق

مین ہی مفر ہی میرا رب صراط مستقیم پہ ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانیوالا اللہ ہی
جس نے قرآن اُتارا اور وہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی
کریں تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اُسکے اسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا
کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسِمَعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ
كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ
كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِىْ ثُمَّ
يَفْتَحُهُمَا جَمِيْعًا فِىْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو
شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اُسکو چاہیے یوں کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ
اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اُنگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین
ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند
کیے چلا جاوے پھر دونوں کو کھولدے اُسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے
كٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اُنگلی بند کرے پھر جب
ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی
اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کر لے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف
کے ساتھ ایک ایک انگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِىْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَلْيَشْرَبْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور مین نے سنا
حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہی بیمار کے
واسطے اُنکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلا دے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین

اسم حفاظت
آیات شفاء امراض

وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ بَعْدَهَا اِلٰى خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اِلَى الْمُحْسِنِيْنَ وَاٰخِرُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلٰى شَطَطًا فَهٰذِهٖ هِيَ الْاٰيَاتُ الْمُسَمَّاةُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيْدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلٰى شَطَطًا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے سینتیس ۳۳ آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہوجاتی ہین چار آیتین سورہ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین اسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین سورہ بقرہ کی یعنی للّٰہ مافی السموات سے آخر تک اور تین آیتین سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ سے مُحْسِنِیْنَ تک سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتین صافات کے اول سے لَازِبٍ تک اور دو آیتین سورہ رحمٰن کی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتین سورہ جن یعنی قُلْ اُوْحِيَ کی وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک توہی آیات مذکورہ سینتیس ۳۳ آیت سے مسمّٰی ہین اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللّٰہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ وقت سمجھ لیگا تو نا واقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو بیان پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش نہ کرنی پڑے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

سی و سہ آیت مجرب است برای دفع اثر سحر و حفاظت از دزدان و درندگان

بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ط اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ
لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا
اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ
مَوْلٰىنَا وقف فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ط ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۝ وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن
لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ
ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝
إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ
إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم
مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ
لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ
مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ج وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ
شَطَطًا ۝ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ
الرَّحْمَٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَاعْقِدْ عُقْدَةً
وَانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ ذَالِكَ الْمَرَضِ
اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے

اور اُسپر سورۂ رحمٰن پڑھے اور ہر بار کہ تو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اُسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حقتعالیٰ اُسکو اِس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْکَھْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالنَّھْبِ وَالسَّرَقِ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ مَلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطَ اَذْرَفْطِیُوْنُسْ کَشَافَطْیُوْنُسْ تَبْیُوْنُسْ یُوَانِسْ بُوْسْ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرُ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے آلٰہی سے آخر تک دعا کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَکَ حَاجَۃٌ فَاقْرَأْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اَلْفًا وَّمِائَتَیْ مَرَّۃٍ اِثْنَا عَشَرَ یَوْمًا فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ حَاجَتَکَ وَھٰذِہٖ عَزَآئِمُ اَجَازَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ بِھَا فِیْ جُمْلَۃِ مَا اَجَازَنِیْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت درپیش آوے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالےٰ تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہانتک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجھکو اجازت فرمائی ہی لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُھِمَّۃِ یُرْکَعُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الثَّانِیَۃِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الثَّالِثَۃِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ٥ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَّفِی الرَّابِعَۃِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ٥ حاجات مشکلہ کے برآنیکے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ

ف سورۃ الحاجۃ جو حدیث شریف مین آئی ہی وہ طوطہ علیل وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھنا اُس کا افضل سب سے ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی ۱۲

نماز برائے قضائے حاجات ۔ نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارتگری و دزدی و برائے حاجت دعائی

وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۵ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کے رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ سو بار **ف** مولانا نے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہی اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہی اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۵ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کیواسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق تو یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرلے اور مشائخ اُسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اُنھون نے اقسام متعددہ ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر چند بار درود پڑھکے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۵

سے جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ الآیۃ کے لکھا ہی مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم واندوہ کے آیت لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا پڑھنا تریاق مجرب ہی اور طریقہ اُسکے پڑھنے کے دو ہین ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان مین بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلے کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھرکر اپنے پاس رکھ لیوے اور ہر لحظہ اُس پانی مین ہاتھ اپنا ڈال کر اپنے ابرو اور منھ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی اور نظر جلیل مین درضمن دعاؤن دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بیچ فضائل ان چارون آیتون کے خوب لکھا ہی جو چاہے سو دیکھ لے ۱۲

ولمن خبطه الشیطان یقرأ فی اذنه الیسریٰ سبع مرات ولقد فتنا سلیمان والقینا علیٰ کرسیه جسدا ثم اناب ۵ اور جس کو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علیٰ کرسیه جسدا ثم اناب ۵ وایضا یؤذن فی اذنه سبع مرات ویقرأ الفاتحة والمعوذات وآیة الکرسی والطارق وآخر سورة الحشر وسورة الصّٰفّٰت کلها فان الشیطان یحترق اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاوےگا وایضا یقرأ فی اذنه افحسبتم الیٰ آخر سورة المؤمنین اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں آخر سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ۵ فتعالی اللہ الملک الحق لا الٰه الا ھو رب العرش الکریم ۵ ومن یدع مع اللہ الٰها آخر لا برھان له به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکافرون ۵ وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۵ وایضا یقرأ علیٰ ماء طاھر الفاتحة وآیة الکرسی وخمس آیات من اول سورة الجن ویرش به وجهه فانه یفیق واذا احس بالجن فی مکان فرشه من ذلك الماء فی نواحی[1] المکان فانه لا یعود الیه اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اسکے منھ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاویگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی نواحی میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا وانه تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ۵ وانه کان یقول سفیهنا علی اللہ شططا ۵ وانا ظننا ان لن تقول الانس والجن علی اللہ کذبا ۵ ولا لمام الشیطان المبتہ و

---

[1] نواحی بمعنے اطراف ۱۲

رمیہم بالحجارۃ یقرأ ہذہ الآیات اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا الٰی رُوَیْدًا ۵ علی اربعۃ مسامیر
علیٰ کُلِّ وَاحِدٍ خمسًا و عشرین مرّۃً ثم یدق فیہا فی اربعۃ اطراف ذالک البیت اور
واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اُنکے پتھر پھینکنے کیلیے یہ آیت پڑھے اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ
کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا ۵ فَمَہِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْہِلْہُمْ رُوَیْدًا چار لوہے کی کیلون پر ہر کیل پر پچیس پچیس
بار پھر اُنکو گھر کے چارون کونون مین ٹھونک دین و ایضًا یکتب اسماء اصحاب الکہف فی
جدران البیت اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے
وللعقیمۃ یکتب ہذہ الآیۃ فی رق الغزال بالزعفران وماء الورد ثم تعلق فی عنقہا او
لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ الی جمیعًا و ایضًا یقرأ علی اربعین قرنفلا علی کل واحد
سبع مرات اَوْ کَظُلُمٰتٍ الی نُوْرٍ ۵ فاکل کل یوم واحدًا و ابتدأت من وقت فراغہا من
غسل الحیض ویواقعہا زوجہا فی تلک الایام اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی
پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ
کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ۵ پھر اُس تعویذ کو اُسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ
کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ
یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُہَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ
یَکَدْ یَرٰىہَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۵ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل کے ہونیسے اور اُن دنون مین اُسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے **ف**
مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اُسپر پانی نہ پیے و التی
تملص جنینہا یأخذ خیطًا معصفرًا علی مقدار طولہا و یعقد علیہ تسع عقد ینفث
فی کل منہا و اصبر وما صبرک الا باللّٰہ الی محسنون ۵ و قل یا ایہا الکافرون الی
اٰخرہا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اُسکے قد کے برابر لے اور اُسپر نوگرہ
لگاوے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْہِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ

برائے دفع جن از خانہ

العقیمہ برائے دفع حیض برائے عقیمہ

برائے اسقاط حمل

عَمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ اور قل یاایہا الکافرون پڑھے
اور پھونکے وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ۝ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا
تَلِدُ سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کے دردزہ ہو
یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا اور اُس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اُس کی
بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی رح کی کتاب
درمنثور سے بروایت اعمش رض کہ یہ کلمہ یعنی اِهْيًا اَشْرَاهِيًا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہی معنی
اُسکے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اِهْيًا بکسر ہمزہ
و اَشْرَاهِيًا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ نہیں اُسکو زوال نہین اور شَرَاهِيًا کہنا
بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورہ
سے حُقَّتْ تک تین بار پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى
يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ يَّمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ
بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ الْاٰيَةَ ۝
ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سوائے
لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب
سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اور اس آیت کو لکھے يٰزَكَرِيَّا
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسیٰ ابنا

صَالِحًا طَوِیلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِی مَنْ اَثِقُ
بِہٖ لِلْمِقْلَاۃِ لَا یَعِیشُ لَھَا وَلَدٌ یَاْخُذُ تَاْخُوَاۃَ دَانِقِ فُلْفُلِ الْاَسْوَدِ وَیَقْرَأُ عَلَیْھِمَا عِنْدَ ظَھِیْرَۃِ
یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً سُوْرَۃَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ کُلَّ مَرَّۃٍ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیَخْتِمُ بِھَا تَاْکُلُھَا الْمَرْاَۃُ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ حَمْلِھَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جسپر مجکو
اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزون پر
دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور
اُسی پر ختم کرے اُسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک
وَاَخْبَرَنِی اَیْضًا اَلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ یَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِھَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ
کُلِّ مَرَّۃٍ یَقُوْلُ مَعَ اِدَارَۃِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت
سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اُسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اُنگلی کے پھیرنے کے ساتھ
یَا مَتِیْنُ کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ عَیْنُ
عَائِنَۃٍ یَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَھُوَ یَقْرَأُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ٥ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَیُرِیْدُ
اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥
وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ
فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ
رَکَزْتُھَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُھَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین پہلے کلام
کی طرف تو کہتے ہین اُن ہی عزیمتون سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اُس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانیوالی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو ڈائن اور ٹٹھیا بھی کہتے ہین

لہ مقلاۃ بالکسر زنے کہ فرزند مش نہ زید ۱۲ ص ۔ ۲ہ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ٥ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ پھر چھری کو تسلّے کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری ٹھونکدی نظر لگانےوالی کے دل مین یہ سوچ کرے کالی کے نیچے یا قعب کے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالی یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہوجائیگا وَاَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ يُؤْمَرُ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ عَلٰى [illegible] بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلْعَائِنِ [illegible] هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہوجاوے تو اسکے [illegible] دونون ہاتھ اور دونون پانون اور اسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور [illegible] پر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اسیدم اچھا ہوجاوے مین کہتا ہون امام مالکؒ نے موطا مین [illegible] ایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانیوالے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے دھونیکا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم مین سے دُھلاوے تو دُھودو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھودیجیے تو دھودینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا [illegible] شہر اور روایت میں

اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف [illegible]

ایضاً [illegible]

ایضاً [illegible]

کہ عثمان رضؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا[1] لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم
کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین واللہ اعلم وایضاً اذرع
من خیط طاهر ثلثة اذرع واشد له عمیدا من یحفظه ثم اقرأ هذه العزیمة علی المعیون
ثم اذرع ثانیا فان زاد او نقص فهو معیون فکرر العمل ثلثا تذهب اثر العین بسم الله
ولا قوة الا بالله ثلث مرات وتقرأ الفاتحة ثلث مرات ثم تقول عزمت علیك ایتها
العین التی فی فلان بن فلانة او فلانة بنت فلانة بعز عز الله وبنور عظمة وجه الله
بما جری به القلم من عند الله الی خیر خلق الله محمد بن عبد الله صلی الله علیه وسلم
عزمت علیك ایتها العین التی فی فلان بن فلانة بحق اشراهیا براهیا اذونیا اصبائت
ال شدای عزمت علیك ایتها العین التی فی فلان بن فلانة بحق شهت بهت اتهت
یا قطاع الرجا بالذی لا تقوی علیه ارض ولا سماء ان اخرجی یا نفس السوء من
فلان بن فلانة کما اخرج یوسف من الضیق وجعل لموسیٰؑ فی البحر طریق والا فانت
بریئة من الله تعالی والله تعالی بریء منك اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانة
بالف الف قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن له کفوا احد ۝
اخرجی یا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وننزل من القرآن
ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین ۝ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعا متصدعا
من خشیة الله ط فالله خیر حافظا ط وهو ارحم الراحمین ۝ حسبنا الله ونعم الوکیل ۝
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله علی سیدنا محمد وآله واصحابه وسلم
اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اسکے پاس کہ جو نظر زدہ ہی
پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہی پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ
سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر

[illegible]

[1] کالا ٹیکا لڑکون کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی مین ثابت ہی ۱۲

برائے مسحور و مریض لاعلاج

نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو تین بار پڑھے اور
سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلاں بن فلانہ کے اُسکا اور
اُسکی ماں کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِیْضِ الَّذِیْ اَعْیَا الْاَطِبَّاءَ مَرَضُہٗ یَکْتُبُ فِیْ اِنَاءٍ صِیْنِیٍّ
اَبْیَضَ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ فَیَمْحُوْہُ بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ اِلٰی
اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قُلْتُ وَرَاَیْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَزِیْدُ عَلَیْہِ الْفَاتِحَۃَ اور جسپر جادو کا اثر ہو
اور اُس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم
لکھے[۱] یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ پھر اُسکو پانی سے دھوکر چالیس دن پیے میں
کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَہٗ

برائے گمشدہ

شَیْءٌ فَقَالَ یَا حَفِیْظُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَتِسْعَ عَشَرَ مَرَّۃً مِنْ غَیْرِ زِیَادَۃٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ یَا بُنَیَّ
اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰی یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَتِسْعَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً
رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ ضَالَّتَہٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یَا حَفِیْظُ ایکسو انیس[۱۱۹] بار بدون
زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ
اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ایکسو انیس[۱۱۹] بار پڑھے تو حقتعالیٰ اُسکی گم ہوئی چیز
کو اُسکے پاس پھیر لائیگا وَلِمَعْرِفَۃِ السَّارِقِ یَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَیُمْسِکَانِ الْاِبْرِیْقَ بَیْنَھُمَا وَ

برائے شناخت دزد

یَجْعَلَانِہٖ بَیْنَ اِصْبَعَیْھِمَا السَّبَّابَتَیْنِ وَیَکْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّھَمِ فِی الْاِبْرِیْقِ وَیَقْرَاُ سُوْرَۃَ
یٰسٓ اِلٰی مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ فَاِنْ کَانَ ھُوَ الَّذِیْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِیْقُ فَاِنْ لَّمْ یَدُرْ فَلْیَمْحُ اِسْمَہٗ
وَلْیَکْتُبْ اِسْمَ غَیْرِہٖ وَھٰکَذَا حَتّٰی یَدُوْرَ قُلْتُ وَیَجِبُ عَلٰی مَنِ اطَّلَعَ عَلَی السَّارِقِ
بِاَمْثَالِ ھٰذِہٖ اَنْ لَّا یَجْزِمَ بِسَرِقَتِہٖ وَلَا یُشِیْعَ فَاحِشَۃً بَلْ یَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ فَاِنَّمَا ھِیَ
طَرِیْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اَلْخ اور
چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں

[۱] یعنی اے زندہ اسوقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہو تو بیچ بادشاہت ہمیشگی اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ چھپا کر دے اس پڑے کو ۱۲

تھانے ہین اور اسکو کلمے کی دو انگلیون سے اٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا
نام ہدھنی مین لکھے اور سورۂ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی
گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے
اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل
یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکے چرانے پر یقین نکرے اور اسکو
بدنام نکرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے
سورۂ بنی اسرائل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جسکا تجکو یقین نہین مقرر کان اور
آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبِقَ لَکَ اٰبِقٌ فَاکْتُبْ فِیْ قِرْطَاسٍ وَّجْعَلْہُ
فِیْ غِطَاءٍ وَّاَنْزِلْہُ فِیْ بَیْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْہُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ وَھِیَ الْفَاتِحَۃُ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ ثُمَّ
اُکْتُبْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ نَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ
السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقِہٖ حَتّٰی
یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ثُمَّ اُکْتُبْ اَوْکَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ اِلٰی
فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ط وَاللّٰہُ
مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ
اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ
اور اسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیری کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھدے یعنی
سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اوکظلمٰت
فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ
یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ط وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ ط وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ

فِی لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ۔ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ سے آخر تک وَاِذَا اَرَدۡتَّ اَنۡ یُّنۡجِحَ اللّٰہُ حَاجَتَکَ فَاقۡرَأۡ سُوۡرَۃَ الۡفَاتِحَۃِ بِاَنۡ تُوۡصِلَ مِیۡمَ الۡبَسۡمَلَۃِ بِلَامِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اٰمِیۡنَ یَوۡمَ الۡاَحَدِ بَیۡنَ سُنَّۃِ الۡفَجۡرِ وَفَرۡضِہٖ سَبۡعِیۡنَ مَرَّۃً وَّ الۡیَوۡمَ الثَّانِیۡ سِتِّیۡنَ وَھٰکَذَا تَنۡقُصُ کُلَّ یَوۡمٍ عَشۡرَۃً حَتّٰی یَکُوۡنَ یَوۡمَ السَّبۡتِ عَشۡرَ مَرَّۃٍ اور جب تو چاہے کہ حقتعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسیوقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدۡتَّ اَنۡ تَرٰی فِیۡ مَنَامِکَ مَا فِیۡہِ مَخۡرَجٌ مِّمَّا اَنۡتَ فِیۡہِ مِنَ الضِّیۡقِ فَتَوَضَّأۡ وَالۡبَسۡ ثِیَابًا طَاھِرَۃً وَّنَمۡ مُسۡتَقۡبِلَ الۡقِبۡلَۃِ عَلٰی یَمِیۡنِکَ وَاقۡرَأۡ وَالشَّمۡسِ سَبۡعَ مَرَّاتٍ وَّالَّیۡلِ سَبۡعَ مَرَّاتٍ وَ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سَبۡعَ مَرَّاتٍ وَّفِیۡ رِوَایَۃٍ بَدَلَ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ سُوۡرَۃَ التِّیۡنِ سَبۡعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلۡ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ کَذَا وَکَذَا وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ فَرَجًا وَّمَخۡرَجًا وَّاَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ مَا اَسۡتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعۡوَتِیۡ فَاِنۡ رَاَیۡتَ مَا یَسُرُّکَ وَاِلَّا فَافۡعَلۡ مِثۡلَ ذٰلِکَ فِی اللَّیۡلَۃِ الثَّانِیَۃِ فَاِنۡ رَاَیۡتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَۃِ اِلَی السَّابِعَۃِ لَا یَعۡدُوۡھَا الۡاَمۡرُ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَرَّبَھَا جَمَاعَۃٌ مِّنۡ اَصۡحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہو اُس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوندا مجکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھادے جس سے

---

۵ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ کا یہ تھا اگر گم ہوئی چیز کیلیے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہونے کے لیے درود شریف لکھ کر دیتے تھے کہ اونکی جگہ یعنی درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکا دے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم صل علٰی محمد و اٰل محمد و بارک وسلم الف الف مرۃ والف الف ذرۃ ۱۲ ق

مین اپنی دعا کے قبول ہوجانیکو دریافت کرجاؤن تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جس کو
تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین تو اسیطرح دوسری رات کو سو اگر مطلب حاصل ہو فھو المراد اور نہین تو تیسری
رات بھی ایسطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھلجائیگا اس عمل
کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہی رُقیۃ الحُمّٰی ان یکتب و تعلق علی عضدہ یبرأ سریعًا باذن اللہ
تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ براءۃ من اللہ العزیز الحکیم ۵ الی ام ملدم التی تاکل اللحم و
تشرب الدم و تھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ و
وسلم وان کنت یھودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح
عیسی بن مریم علیھما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما
ولا ھشمت لہ عظما و تحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو العزیز
الحکیم و الا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریٔ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ وصحبہ وسلم جسکو تپ
آتی ہو اسکا افسون یہ ہو کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اسکے بازو مین باندھے جلد اچھا ہوجاویگا اللہ
تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور
بجاے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اسکی ماں کا نام لکھے و ایضًا یقرأ کل یوم بعد صلوۃ العصر
سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہ بھی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ
مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر ولمن بہ الخنازیر یعقد علی سیر من الادیم علی مقدار
طول المریض احدی و اربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم
اعوذ بنور اللہ و قدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرھان اللہ وسلطان اللہ و
کنف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ ولجمیع آلاء اللہ

اے معمول مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لیے یہ تھا کہ گلے مین باندھنے کے لیے
لکھدیتے تھے قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم ط اور پینے کے لیے بیماری دفع ہونے کے لیے سلام
قولا من رب رحیم ط ۱۲

وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھ مالا

ہو تو حیڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی

بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَہَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمْرَۃُ یَرْقِیْہِ بِھٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُشِیْرُ

بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ

الْعَظِیْمِ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَ

سُلْطَانِہٖ اَیَّتُھَا الْحُمْرَۃُ جَآءَتْکِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُھَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ

دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَھِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ

وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اللّٰہُ یَکْفِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ

اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے

پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ لِبَصَرِہٖ یَقْرَءُ ھٰذِہِ

الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو

ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ

فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِیَ بِالصَّرْعِ یَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ

فِیْہِ اَوَّلَ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْہُ یَا قَھَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ

اِنْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ

یَا مُذِلُّ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سوشنبہ یکشنبہ کی

پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا دے یَا قَھَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ

اِنْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ

سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق و عنایت باری پر منحصر ہے

اثر کی مجرب

عرق النساء کے لئے مجرب

ضعف بصارت کے لئے مجرب

صرع کے لئے مجرب

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۵ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اُنکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا او ٹھکانا ٹھہراوین اور ڈرانے کو اسواسطے خاصکر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کا سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگونکو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند	کہ نداند ہمین ہمین و بسیار
جہل ازان علم بہ بود صد بار	بل بدان لعنت ست کاندر دین
نہ بدان لعنت ست بر ابلیس	علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يَكُوْنُ وَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى أُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے مِنْهَا أَنْ يُدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْأُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ج مجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا انہی مین سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی انپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی انکو اور سکھاتا ہی انکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہٗ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور احادیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اُسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو انکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا رح نے حاشیہ مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اُسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا یَجِبُ فِی التَّدْرِیْسِ ھُوَ اَنَّمَا ہُوَ اَشْیَاءُ شَرْحُ الْغَرِیْبِ لُغَۃً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اُسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِیْصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اُسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچیدار کہ

شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ تُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اُسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور اُنکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اُنکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اُنکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِيَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ (۴) اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اُسکے مقدمات بعیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید سواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکلجاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیبؒ کے مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ (۶) اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ لِلْمُخْتَلِفَيْنِ يُرِي أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ لَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرِ...

سلہ یعنی خطوط اور اشارات اور منارے میلون کے اور عقود یعنے انگلیون سے گنا ۱۲ ۔

اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات
ظاہرہ کا یہ ہے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسیطرح دو سوال یا دو جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں تقریر
واضح فرق بیان کرے اسکو الفرق بالملتبس کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین کہتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک
مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى
وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
لازم آنا اسکا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اسکا جو براہین میں ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبری اور سالبہ ہونا صغری کا
مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں خفا
کا لانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ
اَوْ مُخَالِفَةٍ لِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اسکا جو قیاس استثنائی
میں لزوم کا اور قیاس اقترانی میں اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی
دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی
اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور نقض اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے
میں نظر آتا ہو اور اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کھاتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضرور ہے
ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخری فالعالم لا يفيد تلامذته فائدة تامة
حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ وَتَمْرِيْنَهُ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهِ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ
تامہ کا افادہ نہ کریگا جبتک کہ ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر انہی امور پر اثنائے

درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جائے
گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا بِالتَّفْصِيْلِ وَيُعَيِّنُ لَهُ
وَقْتًا يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى
لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمْكِنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةُ الْمُيَسَّرَةُ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَحَثٌّ
عَلَى الْاِشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی
تلقین کرے اور ہمنے ان کو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اسکے لیے ایک وقت
مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے انکی طرف متوجہ ہوکر انپر نسبت ڈالے کو اسواسطے کہ
محبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی
یعنے استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل
کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کے اشارہ ہے
حقتعالی کے اس قول مین وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہے اپنے انوار کی صحبت سے
وَمِنْهَا اَنْ يَّتَخَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ
اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ٥ وَلْيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ سُنَنِ
اِبْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ
الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَاَنَّهَا مَحْمُوْدَةٌ
اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حقتعالی نے اپنے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے
والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہونچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے صحابہؓ اُنکے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہونچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو یہ روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانونکو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم ہے اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہؓ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانونکو نکالدیتے تھے اور وہ وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَّذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُّهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اُسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہین کہ لوگونکو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل و عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایت کو ملاکر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہوجاوین ایسی ہی حکایات مصداق مین اُس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو انکی صحبت سے اپنکو بچائیو اور دور رہیو وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالتَّشْدِيْدُ شَانُ الْاُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانو نکو پورا نہین دھوتا ہی تو پکار کے کہے کہ عذاب ہی ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہین پڑھی کذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہی اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر انسے اس طریقہ پر جو نیک تہہ یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُّوْسِرُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو انکو تحریص اور ترغیب دلاوے انکے ساتھ سلوک کرنیکی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نہ کرنا

اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور
ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہانتک کہ مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہین حدیث مین
وارد ہوا ہی تو ہی مخاطب اُسکا ساتھ نہ چھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہوجاوے اسواسطے
کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی
کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمھارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ
مُعَلِّمًا یعنے مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ
کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہوجاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا
اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف
اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر
مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ
اِلَى اللهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص
ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو
اسمین رخنہ ہی تا انیکہ اُسکو بند کرے یعنی اُس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی
الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونو کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت
باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا حاجتمند ہی تا جامع الوزین
اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہوجاوے وَاَنَا اُوْصِي

---

۱ فضل العالم علے العابد کفضلی علے ادناکم الحدیث ۱۲ صحیح سلمہ اللہ تعالے ۱۲ ۲ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے
ہین من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور
فقہ نہ حاصل کی پس بلاشبہہ زندیقی ہوا یعنی ٹھیٹ کافر اس لیے کہ اس مین نہین ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا
اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہہ زاہد خشک اور پھیکا بھا کا ملا ہی اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ مین پس بلاشبہہ محقق ہوا ۱۲ ق

طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ لِبَعْثِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہی کہ غنیا اور امرا سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اُنکو مستعد کرنیکے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہی جس سے اُن احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی ذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اُسکے اکثر علماے صالحین نے اُنکی صحبت اختیار کی ہر اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا لِّلتَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنیوالا اُن فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اُن اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور

عدم لزوم کے اور اُن اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنیوالے
ہین اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرنیوالے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس
شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہی **ف** مصنف قدس سرہٗ نے مرد حق پرست کو غایت
شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین ہو حافظ
شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ؎ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ؎
صوفی جاہل و عابد بے علم بدعت اور الحاد ؎ سے کمتر خالی ہوتا ہی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** خیالات
نادان خلوت نشین ؎ بہم برکند عاقبت کفر و دین ؎ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ
سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب
معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اُس
مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث
سید الابرار ہی ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیائے سعادت ہی حقتعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب
کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَصِحُّهَا
كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ مُجْمَلًا وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا
مُخَرَّجَيْنِ اِتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ
مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کبار کے مذاہب مین ایک کو
دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اُنمین سے اُسپر چلے
جو صریح اور مشہور سنّت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور
دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون
طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ
اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک
مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا سبکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے

سواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل
کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعیؒ کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے
شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
کہ یونس علیہ السلام سے مجھکو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنفؒ کے حاشیہ مین فرمایا مراد صحیح سنت سے
وہ مراد ہی جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہوا اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری
اور مسلم مین متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی
ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور
حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص دو صورت
اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح
نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اسپر قیاس کر لیا ہی کہ سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی
جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہی یا نص اسطرح وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کی مقتضی ہو یا نص
اسپر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا
سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر
صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ
مصنف قدس سرہ اور سائر علماے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب
اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپ کو محدث قرار
دیتا ہی **شعر** تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ٭ وَمِنْهَا اَنْ لَّا
یَتَکَلَّمَ فِیْ تَرْجِیْحِ طُرُقِ الصُّوْفِیَّةِ بَعْضِهَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا یُنْکِرَ عَلَی الْمَغْلُوْبِیْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلٰی

---

[۱] صحیح ہی یہ بات اس لیے کفایہ مین لکھا ہی العامی اذا سمع حدیثا لیس له ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ
او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونه مصروفا
عن ظاہرہ او منسوخا بل علیه الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہی کہ اسوقت کے علما عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلا
کما لا یخفی علی العقلاء ۱۲ اق

عِلْمِنَ اسْمَهٗ اُدْكُ وَمَا ذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِ
فِیْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہمکلام موسیٰ سے فرمایا
کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین
مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور
اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا
ارکان ہین اور وعظ سننے والونکے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون
کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَابُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ
مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما
نے تکلیف اور عدالت شرطی کی ہے **ف** مولانا رح نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور
فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا
بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث
اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ رض اور تابعین رح اور تبع تابعین رح کے اخبار اور سیرت
سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ
تَكُوْنَ قَرَاَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاَخْبَارِ حَافِظٍ اَوْ
اِسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَ
بِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی
صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اس طرح کہ حدیث کے الفاظ کو اُستاد سے پڑھکر سند کر چکا ہو اور اُنکے

سلہ اور فرمایا وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنون کو ۱۲ سلہ
مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۲

معانی کو بوجھا ہوا ور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کرچکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی
حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہوگئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ
قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکل کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو
اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ
فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے
ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اون کے
فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو
اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اُسقدر جتنا
اُنکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا
کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو اسکا انکار کرینگے **مترجم** کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ
واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر
نہین کہ اسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے
مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اُسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو
اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جس مین
یہ صفت حاصل نہین وہ اُن لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص
کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ اَنْ لَّا يُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا
وَّلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ
اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا
کرے اور نہ کلام کرے اُس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ
اُنمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی

سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع از ان پیش بس کن کہ گویند بس ۔ وَاَنْ یَّخْتَصِرَ فِیْ وَعْظِہٖ
طَاقَۃً بِمَا یُنَاسِبُ وَاَنْ یَّبْدَاَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِھِمَا وَبِالدُّعَاءِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے
کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے
اور ان ہی دونوں پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً
وَلَا یَجْعَلَ فِی التَّرْغِیْبِ اَوِ التَّرْھِیْبِ فَقَطْ بَلْ ھُوَ یُنَاسِبُ کَلَامَہٗ مِنْ ھٰذَا وَمِنْ ذٰلِکَ
کَمَا ھُوَ سُنَّۃُ اللّٰہِ فِیْ تَذْکَارِ الْوَعْدِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَۃِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ
کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ
کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں
وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے
کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے
تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مصرع چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
وَاَنْ یَّکُوْنَ مُیَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَلْیَعُمَّ بِالْخِطَابِ وَلَا یَخُصَّ طَائِفَۃً دُوْنَ طَائِفَۃٍ وَاَنْ
لَا یُشَافِہَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوْ بِالْاِنْکَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَرِّضَ مِثْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ
کَذَا وَکَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے
اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت
یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا
کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی
پر محمول ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور
دلوں سے اسکی وجاہت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا یَتَکَلَّمَ
بِسَقَطٍ وَّھَزْلٍ اور واعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے ف اسواسطے

کہ ظاہر ... درستی وضع کی بات رعب اور ہیبت کو دخل ... تو غرض مذکر مین خلل
واقع ہوگا ... یحسن الحسن ویقبح القبیح ویامر بالمعروف وینہی عن المنکر ولا
یکون امّعۃ اور خوب بیان کرے نیک بات کو اور برائی کھولدے قبیح کی اور معروف
شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور نہ ڈھیر جاوے ہر کسی کے مذہب پر ہو کہ جس محفل مین
داخل ہو اُنکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے اما الغایۃ التی یلمحہا فینبغی
ان یبرز فی نفسہ صفۃ المسلم فی اعمالہ وحفظ لسانہ واخلاقہ واحوالہ القلبیۃ
وصفاتہ ومداومتہ علی الاذکار ثم یحقق فیہم تلک الصفۃ بلطائف التدریج علی حسب
فہمہم فیامرہم اولا بفضائل الحسنات ومساوی السیئات فی اللباس والزی والصلوۃ وغیرہا
فاذا تادبوا قلیلا امرہم بالاذکار فاذا اثر فیہم فلیحرضہم علی ضبط اللسان والقلب ولیستعن
فی تاثیر ہذہ فی قلوبہم بتذکیر ایام اللہ ووقائعہ من ایام نعماتہ وتصریفہ وتعذیبہ
الامم فی الدنیا ثم بہول الموت وعذاب القبر وشدۃ یوم الحساب وعذاب النار
وکذلک بموعظۃ تاتی علی حسب ما ذکرنا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یہ ہے
کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اُسکے اعمال مین اور اُسکے حفظ لسان اور
اخلاق مین اور اُسکے حالات قلبی اور اُسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی
صفت مستحسنہ کو بطریق تدریج الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اُنکے
فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس اور
شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب
اُنمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُنکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال
قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اُنکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت
چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور
اُسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے

موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہئے اسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں وَاَمَّا اُسْتِمْدَادُہٗ فَیَکُوْنُ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی تَاوِیْلِہِ الظَّاھِرِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور اُن کے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوس کی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اُسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کرکہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لی گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَۃَ فَاِنَّ الصَّحَابَۃَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَاَخْرَجُوْا اُولٰٓئِکَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْھُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ ھٰذَا فِی الْاِسْرَآئِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا یُعْرَفُ صِحَّتُھَا وَفِی السِّیْرَۃِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا اور قصہ

خواتون کو مساجد سے نکالدیا ہو اور اُنکو مارا ہو اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایت مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَ اَمَّا اَرْکَانُہٗ فَالتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْھِیْبُ وَالتَّمْثِیْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَۃِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَۃِ وَالنِّکَاتِ النَّافِعَۃِ فَھٰذَا طَرِیْقُ التَّذْکِیْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال لگرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصّے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَۃُ الَّتِیْ یَذْکُرُھَا اِمَّا مِنَ الْحَلَالِ اَوِ الْحَرَامِ اَوْ مِنْ بَابِ اٰدَابِ الصُّوْفِیَّۃِ اَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ اَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِیُّ اِنَّ ھُنَاکَ مَسْئَلَۃً یَعْلَمُھَا وَطَرِیْقًا فِیْ تَعْلِیْمِھَا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اُسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وَ اَمَّا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ فَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوا الْمُذَکِّرَ وَلَا یَلْعَبُوْا وَلَا یَلْغَطُوْا وَلَا یَتَکَلَّمُوْا فِیْ مَا بَیْنَھُمْ وَلَا یُکْثِرُ وَالسُّؤَالَ مِنَ الْمُذَکِّرِ فِیْ کُلِّ مَسْئَلَۃٍ بَلْ اِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَاِنْ کَانَ لَا یَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَۃِ تَعَلُّقًا قَوِیًّا اَوْ کَانَ دَقِیْقًا لَا یَحْتَمِلُہٗ فُھُوْمُ الْعَامَّۃِ فَلْیَسْکُتْ عَنْہُ فِی الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَأَلَہٗ فِی الْخَلْوَۃِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ تَعَلُّقٌ قَوِیٌّ کَتَفْصِیْلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِیْبٍ فَلْیَنْتَظِرْ حَتّٰی اِذَا انْقَضٰی کَلَامُہٗ سَأَلَہٗ اور وعظ کی سماعت کرنیوالون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو لعب نہ کرین اور شور نہ مچائین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نہ کرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نہ کرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُسکو مسئلۂ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اُٹھا سکتی تو اُس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اُسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اُس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اُس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے وَلْیَعِدْ

الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ واعظ کہے ہوا اپنے کلام کو تین بار اعادہ
کرے ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب
کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تاکہ خوب سمجھ لیا جاوے وَإِنْ كَانَ الْمُخَاطَبُ أَهْلَ
لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ لِيَقْدِرَ أَنْ يُفْهِمَهُمْ ... ثُمَّ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ فِي ... وَقِلَّةِ
الْكَلَامِ وَإِجْمَالِهِ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کے لوگ ہون اور واعظ ... زبانون پر قادر
ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے ... کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ نہین ہوتا وَإِنَّ ... الَّتِي ...
الْوُعَّاظِ فِي زَمَانِنَا فِيهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ ذِكْرِهِمُ
الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ
مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور بڑی آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین وہ یہ ہین ... سے
ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب ذکر انکا موضوعات
اور محرفات ہین اور مذکور کرنا انکا ان نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین
شمار کیا ہے ف سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل ... نے ... کیا اور شوق
ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین ... ذکر کردیا
حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ
جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت
کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہورہ کے ہر کتاب سے حدیث نقل کرے
اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب
مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور ازانجملہ مبالغہ ذکر کرنا
واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر ... فلانی سورہ سے

اے لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان مین ہوتی تھی نہ ہر کلام مین ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم

فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضاے نماز کا عذاب دور ہوجاتا ہے
یا جو کوئی بھنگ پیئے اُس نے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بےتمیزی
اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا رِقصصهم
قِصَّةُ كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ وَخُطَبُهُم فِيهَا اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات
کی قصہ خوانی اور اُسکے سوا اور موسمون مین قصہ گوئی اور انہین خطبہ خوانی کرنا **ف**
اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے
کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا
اُلٹا زمانہ ہوگیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور
جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اُسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ
جاوے اور اُنکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُسکے ایمان مین حرف آتا ہے کہ فلانا
شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے **شعر** ببر بیدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع ٭ ہم معتقد خدا و لبسیار بشرع ٭

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِآدَابِ
الطَّرِيقَةِ وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ
الْمُسْتَفِيضِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالِ ہماری
صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح
سند اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا سید رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین
ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال
مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ
مَا لَحِقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ صَحِبَ أَبَاهُ الشَّيْخَ الْأَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَارْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى شُيُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا تو بندۂ ضعیف ولی اللہ نے کہ حقتعالی اُس سے عفو کرے اور اُسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانۂ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہو اُنسے اور اُنکو راضی کرے اور اُن ہی سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور اُنسے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور اُنسے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اُنپر اُن کے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اُنسے مسموع ہوے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی اُنکے مستفیدون پر کی طرف سے اُنکو نیک بدلہ دے وَصَحِبَ هُوَ شُيُوْخًا كَثِيْرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ خُوْرْدُ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ وَالشَّيْخَ اِلْهْدَادْ اَخُوْ خَوَاجَهْ حُسَامِ الدِّيْنِ صَحِبُوْا خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ اٰدَمَ الْبَنُوْرِيَّ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيْفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيَّ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِيْرَ اَبَا الْعُلٰى اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اُنمین سے تین مرشد ہین اوّل اُنمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہے **ف** سہرند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہی سہرند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ

محمد امکنکی صحب اباہ مولانا محمد درویش صحب مولنا محمد زاہد صحب خواجہ
عبید اللہ الاحرار والامیر ابو العلا صحب الامیر عبد اللہ صحب الامیر یحیی
صحب خواجہ عبد الحق صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار المذکور پھر خواجہ محمد باقی خواجہ
محمد امکنکی کی صحبت مین رہے اور وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا
امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے والخواجہ احرار صحب شیوخا
کثیرین منھم مولنا یعقوب الجرخی وخواجہ علاء الدین الغجدوانی صحب خواجہ
نقشبند بلا واسطۃ وصحب الاول ایضا خواجہ علاء الدین عطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وھما من کبار اصحاب خواجہ نقشبند اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی
صحبت حاصل کی انمین سے مولانا یعقوب جرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ
نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولنا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین
عطار کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین
رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ
قریہ ہی غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند لقب
اُن کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اُنکے والد یہی پیشہ کرتے تھے والخواجہ نقشبند صحب
شیوخا کثیرین اجلھم خواجہ محمد باباسماسی وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ
محمد صحب خواجہ علی الرامیتنی صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوی صحب
خواجہ عارف ریوکری صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجہ
یوسف الھمدانی صحب علی ابن الفارمدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین
رہے بزرگتر انمین خواجہ محمد باباسماسی اور اُنکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد باباسماسی خواجہ علی

علی رامتینی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر نغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف زیوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف** اسمائے بفتح سین و تشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہی بخارا کے توابع سے اور فغنہ لفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر رائے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صحب شیوخا کثیرین اجلھم اثنان احدھما الامام ابو القاسم القشیری صحب ابا علی ن الدقاق صحب ابا القاسم النصر ابادی و ابو الحسین الحضرمی صحب الشبلی صحب السید الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی خواجہ ابو القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان المغربی صحب ابا علی ن الکاتب صحب ابا علی ن الرودباری صحب جنید ن البغدادی علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصر ابادی اور ابو الحسین حضرمی کی صحبت مین اور دونون یعنی نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم گرگانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے **ف** ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین بہت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہی اور گرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک گاؤن کا نام ہی اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا مسکن تھا۔ والجنید البغدادی صحب خالہ السری السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا کثیرین اجلھم اثنان احدھما الامام علی بن موسی الرضی صحب اباہ الامام موسی الکاظم صحب اباہ الامام جعفر ن الصادق صحب اباہ الامام محمد ن الباقر صحب اباہ الامام زین العابدین

صحب آباءہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب فضیلا وحبیبا العجمی وذا النون صحبوا شیوخا کثیرین من التابعین وتبعہم اجلہم الحسن البصری صحب ہؤلاء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحافظ سنتہ فہذہ سلسلۃ الصحبۃ لا شک فی صحتہا واتصالہا

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سریؒ[1] سقطی کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انمیں دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسی کاظمؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادقؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقرؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدینؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسینؑ کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے اور تینوں حضرات تابعین و تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انمیں سے حسن بصری ہیں اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے انمیں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکی احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنفؒ سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کا کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ سے غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی جو عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے ان کو

[1] سری بفتح اول وکسر ثانی و یائے تحتانی مشدد یعنی جو اثر دو سرا سقطی یعنی پارچہ فروش جسکو پرانے کہتے ہیں ۱۲

بایزید بسطامی رح کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ
رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وِلِلْاِمَامِ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ اَیْضًا
اِنْتِسَابٌ اِلیٰ جَدِّہٖ اُمِّہٖ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
عَنْ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق
کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی
سلمان فارسی سے ثم انکو ابی بکر صدیق رض سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْهَا
سَلَاسِلُ اُخْرٰی اَلْاِتِّصَالُ فِیْ طَرَفٍ مِّنْهَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرَفٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ
عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الشَّیْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرَنْدِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ
الْاَحَدِ عَنْ شَاہ کَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے اتصال ہی اور بعض
مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندۂ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے
انھون نے سید عبد اللہ سے انھون نے شیخ آدم بنوری سے انھون نے شیخ احمد سہرندی سے
انھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھون نے شاہ کمال سے وَاَیْضًا عَنْ شَیْخِ سِکَنْدَرَ
عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِنِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ فُضَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ گدا رحمٰن عَنِ السَّیِّدِ
شَمْسِ الدِّیْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گدا رحمٰن ثَانِی اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیِّ
عَنِ السَّیِّدِ عَقِیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَہَاءِ الدِّیْنِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَھَّابِ عَنِ السَّیِّدِ
شَرَفِ الدِّیْنِ قِتَالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ اِمَامِ الطَّرِیْقِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقَرَشِیِّ عَنْ اَبِی الْفَرَحِ
الطَّرَطُوْسِیِّ عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الشِّبْلِیِّ بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر
سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمٰن سے

اونکو سید شمس الدین عارف سے اُنکو سید گدا رحمٰن بن ابو الحسن سے اُنکو شمس الدین صحرائی سے
اُنکو سید عقیل سے اُنکو سید بہاء الدین سے اُنکو سید عبد الوہاب سے اُنکو سید شرف الدین قتال سے
اُنکو سید عبد الرزاق سے اُنکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے اون کو
ابو سعید مخزمی سے اُنکو ابو الحسن قرشی سے اُنکو ابو الفرح طرطوسی سے انکو ابو الفضل عبد الوحد
یمنی سے اُنکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز یمنی سے اُنکو ابو بکر شبلی سے اُنکو اُس سند سے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنسیا خدا وی سے تا شاہ ولایت علی مرتضی رض **ف** اور شرف الدین
کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخزم بضم میم وتشدید راے مہملہ مشددہ
مفتوحہ بغدا دکا ایک کوچہ ہے وَ اَیضًا تَاَدَّبَ شَیخُنَا عَبدُ الرَّحِیمِ عَلٰی رُوحِ جَدِّہٖ
لِاُمِّہٖ الشَّیخِ رَفِیعِ الدِّینِ مُحَمَّدٍ وَ اَجَازَ لَہٗ قَبلَ اَن یُّولَدَ بِسِنِینَ بِطَرِیقِ خَرقِ العَادَۃِ
عَن اَبِیہِ قُطبِ العَالَمِ عَن نَجمِ الحَقِّ جَائِیلدَہ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ اور بھی
ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے
اور اُنھون نے اُنکو اجازت طریقت دی اُنکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت
کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اُنکو نجم الحق جائیلدہ سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخرٰی اَجَازَ لَہُ السَّیِّدُ
عَظمَۃُ اللّٰہِ الاَکبَرَ آبَادِیُّ عَن اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ ھٰن قَاضِی خَان یُوسُف
النَّاصِحِی عَن حَسَنِ بنِ طَاھِرٍ عَن سَیِّدِ رَاجِی حَامِد شَاہ عَنِ الشَّیخِ حُسَامِ الدِّینِ المَانِکپُورِی
عَن خَوَاجَہ نُورِ قُطبِ العَالَمِ عَن اَبِیہِ عَلَاءِ الحَقِّ بنِ اَسعَدَ اللَّاھُورِیِّ البَنکَالِی عَن
اَخِی سِرَاجِ عُثمَانَ الاَوَدِیِّ عَنِ الشَّیخِ نِظَامِ الدِّینِ اَولِیَا عَنِ الشَّیخِ فَرِیدِ الدِّینِ گنجشکر
عَن خَوَاجَہ قُطبِ الدِّینِ بَختیار کَاکِی عَن خَوَاجَہ مُعِینِ الدِّینِ السَّنجَرِی عَن خَوَاجَہ
عُثمَانَ ھَارُونِی عَن حَاجِی شَرِیفِ الزَّندَنِی عَن خَوَاجَہ مَودُودِ چِشتِی عَن اَبِیہِ خَوَاجَہ
یُوسُفَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ سِمعَانَ چِشتِی عَن خَالِہٖ خَوَاجَہ مُحَمَّد چِشتِی عَن اَبِیہِ خَوَاجَہ اَبِی اَحمَد

چشتی عن خواجہ ابی اسحٰق الشامی عن ممشاد علو الدینوری عن ابی ہبیرۃ البصری
عن حذیفۃ المرعشی عن ابراھیم بن ادھم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد
بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ عن سید المرسلین
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اُن کو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہوا اپنے باپ دادون سے انکو شیخ عبد العزیز
سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے
انکو شیخ حسام الدین مانک پوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق
ابن اسعد سے جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن ہین بنگالی انکو اخی سراج عثمان اودھی
سے انکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے انکو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے انکو خواجہ معین الدین سنجری الچشتی سیستانی سے اُن کو خواجہ
عثمان ہرونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد
خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے انکو ابو ہبیرہ بصری سے
انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراھیم بن ادھم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید
سے انکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ف مولانا نے فرمایا مانک پور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے
پورب مین منسوب فیض آباد کہتے ہین اور سنجری بکسر سین مہملہ و سکون جیم وراے سجز منسوب ہے
سیستان کی طرف جو معرب ہے سگستان کا اور ہر چند دنیا جمع ہو علی ایکن حضرت نظام الدین
کو اسواسطے لقب ملا اوکو کہ ایک ولی او دنیا سے کثیر کے مانند ہے جیسا کہ قرآن مجید مین ابراھیم علیہ
السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب
احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہے نزد نشہ آب سے دو کوس

پیدا ہے جسکا شہر بزرگ کوہ پیتا ادیتی ہے دوسرا پہاڑ سے دریا پیکو شاقلون کہتے ہیں ... ہے

شام کے قریب ہے وقد ادرك سيدي الوالد ايضا صحبة ... من روح النبي صلى الله عليه و

اسلم وذلك انه رأى في منامه ... على النفي والاثبات وايضا من ذكريا النبي عليه ...

والكلام وانه علمه اسم الذات. اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوئے صحبت با ... حضرت پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بایں طور کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا اور انسے بیعت کی اور آپ نے ... تعلیم

فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام اور آموختہ ... اسم ذات کی انہوں نے تعلیم کی و

ايضا من روح الائمة الشيخ ابي محمد عبد القادر الجيلاني والخواجة بهاء الدين محمد نقشبند والخواجة

معين الدين بن حسن الچشتي وانه رآهم واخذ منهم الاجازة وعرف نسبة كل واحد منهم

على حدتها مما فاض منهم على قلبه وكان يحكي لنا حكايتها رضي الله تعالى عنه وعنهم جميعا اور بھی

والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور

خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور انسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت انسے علیحدہ

علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہمسے انکی حکایت بیان فرماتے تھے

حق تعالی انسے اور ان حضرات سب سے راضی ہو واما العلوم الظاهرة من التفسير والحديث والفقه والعقائد

والنحو والصرف والكلام والاصول والمنطق فقد تعلمناها من سيدي الوالد رضي الله عنه وقرأ صغار

الكتب على اخيه ابي الرضى محمد والكبار منها على ميرزاهد الهروي صاحب الحواشي المشهورة

عن ميرزا فاضل عن ملا يوسف الكوسج عن ميرزا جان وغيره عن المحقق ملا جلال الدواني

عن ابيه اسعد وغيره عن تلامذة العلامة التفتازاني والعلامة الشريف الجرجاني رضي الله

تعالى عنهم اجمعين اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور

اصول اور منطق کے سوا انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد و والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے

بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ

درسیہ کے اور میرزاہد نے میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کوسج سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے

انھون نے محقق ملا جلال دوانی سے انھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہی لہذا مصنف رح نے اُسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِیْ مِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ وَصَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرَہٗ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَۃِ الثَّبْتُ حَاجِیْ مُحَمَّدْ اَفْضَل عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْد عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اور مجھ کو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے انھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی سے اُنکی سند طویل مذکور ہی اُنکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی اُس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حقتعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اُسکے حسن توفیق سے ترجمہ **قول الجمیل** کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲ھ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حقتعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ علی محمد وآلہ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب **قول الجمیل** تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ **شفاء العلیل** مولوی خرم علیصاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور حواشی مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی حسب ایماء برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶ باہتمام کمترین انام **محمد قمر الدین** مالک مطبع قیومی کانپور شکاپور مین ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک و مصحح و کاتب کو بدعاے خیر یاد فرماوین